Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

10 محرم 1435 ہجری قمری 14 نبوت 1392 ہش 14 نومبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ غصہ کو دبانے والوں اور لوگوں کو معاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

عفو و درگزر کے متعلق اسلامی تعلیمات

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○

ترجمہ: جو (متقی) خوشحالی (میں بھی) اور تنگ دستی میں (بھی) (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔''

(آل عمران: ۱۳۵)

وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○

ترجمہ: ''پس چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔'' (النور: ۲۳)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک شخص نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر پوچھا کہ یا رسول اللہ میں اپنے خادم کا قصور کتنا معاف کروں۔ آپؐ پہلے تھوڑی دیر چپ رہے اس نے پھر یہی پوچھا تب آپؐ نے فرمایا ہر روز ''ستر دفعہ، اس سے مقصود تعداد میں تحدید نہیں بلکہ عفو و درگزر کی کثرت ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلہ باب ماجاء فی ادب الخادم)

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے اور جو تجھے بُرا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگزر کرے۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۴۳۸)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔ (مسند احمد جلد 2 صفحہ 235)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں بلکہ مجرموں میں سے ابوسفیانؓ کی بیوی ہند بنت عتبہ بھی تھی جس نے اسلام کے خلاف جنگوں کے دوران کفار قریش کو اُکسانے اور بھڑکانے کا فریضہ خوب ادا کیا تھا اور رجزیہ اشعار پڑھ کر اپنے مردوں کو انگیخت کیا تھا کہ اگر فتح مند ہو کر لوٹو گے تو ہم تمہارا استقبال کریں گے ورنہ ہمیشہ کیلئے جدائی اختیار کر لیں گی۔ (ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ دار المعرفہ بیروت)

اسی طرح جنگ اُحد میں اسی ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کی نعش کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کیا تھا ان کے ناک کان اور دیگر اعضا کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑا اور ان کا کلیجہ چبا کر آتش انتقام سرد کی تھی۔ فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہؐ نے عورتوں کی بیعت لی تو یہ ہند بھی نقاب اوڑھ کر آ گئی کیونکہ اس کے جرائم کی وجہ سے اسے واجب القتل مجرم قرار دے دیا گیا تھا۔ بیعت کے دوران اس نے بعض شرائط بیعت کے بارے میں استفسار کیا تو نبی کریمؐ پہچان گئے کہ ایسی دیدہ دلیری ہند ہی کر سکتی ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم ابوسفیان کی بیوی ہند ہو؟ اس نے کہا یا رسول اللہؐ! میں تو اب مسلمان ہو چکی ہوں جو کچھ پہلے گزر چکا آپ اس سے درگزر فرمائیں اللہ تعالیٰ آپؐ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔ رسول کریمؐ کا حوصلہ دیکھئے کہ آپ نے اس کا دل جیت لیا اس پر آپ کے عفو و کرم کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا پلٹ گئی اس نے اپنا دل بھی شرک و بت پرستی سے پاک کیا اور گھر میں بھی موجود بت توڑ کر نکال باہر کئے۔

(سیرت الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ بیروت منقول از روزنامہ الفضل ۱۱؍ مارچ ۱۹۹۹)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کسی نے ذکر کیا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی تحریر میں سختی ہوتی ہے۔ فرمایا:

''ہر ایک امر کے لیے موقع ہوتا ہے۔ ایک مولوی کو عین مسجد میں بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو دیکھنے والا ضرور کہے گا کہ یہ بدذات ہے۔ دین کی بے عزتی کرتا ہے مگر جو شخص نہیں جانتا کہ محل اور موقعہ کونسا ہے وہ دھوکا کھاتا ہے۔ ایک شخص خواہ مخواہ افترا کرتا ہے۔ بہتان باندھتا ہے۔ گالیاں دیتا ہے۔ ایک نہ دو نہ تین بلکہ بیسیوں تک نوبت پہنچاتا ہے۔ خواہ مخواہ کہا جائے گا کہ یہ بے حیا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے لیے غیرت نہیں رکھتا، وہ کیا ہے؟ غصہ خدا نے بے جا نہیں بنایا۔ اس کا خراب استعمال بے جا ہے کسی نے حضرت عمرؓ سے پُوچھا کہ کُفر کے وقت تم بڑے غصہ والے تھے۔ اب غصہ کا کیا حال ہے۔ فرمایا غصہ تو اب بھی وہی ہے مگر پہلے اس کا استعمال بے جا تھا۔ اب ٹھکانہ پر لگ گیا ہے۔ یہ اعتراض تو صانع پر ہوتا ہے کہ اس نے غصّہ کی قوت کیوں بنائی؟ دراصل کوئی بھی قوت بُری نہیں۔ بد استعمالی بُری ہے۔ قرآن شریف ہمیں انجیل کی طرح یہ حکم نہیں دیتا کہ خواہ مخواہ مار کھاتے رہو۔ ہماری شریعت کا یہ حکم ہے کہ موقع دیکھو۔ اگر نرمی کی ضرورت ہے خاک سے مل جاؤ۔ اگر سختی کی ضرورت ہے سختی کرو۔ جہاں عفو سے صلاحیت پیدا ہوتی ہو وہاں عفو سے کام لو۔ نیک اور باحیا خدمتگار اگر قصور کر، تو بخش دو، مگر بعض ایسے خیرہ طبع ہوتے ہیں کہ ایک دن بخشو تو دُوسرے دن دُگنا بگاڑ کرتے ہیں وہاں سزا ضروری ہے اور عملی طور پر انجیل میں سختی دکھائی گئی ہے جہاں حضرت مسیحؑ نے مخالفین کو بے ایمانوں اور سانپوں کے بچے کہا ہے۔ خدا نے بھی جھوٹے پر لعنت کی ہے اور دیگر اس قسم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۵۲۲)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

اداریــــــہ

نصر من اللہ وفتح قریب کا نظارہ کیونکر ممکن ہے؟

’’اسلام کو اتنا نقصان دشمن عناصر، یہودیت وعیسائیت کے ٹھیکیداروں نیز ہندوستان میں آر ایس ایس، بجرنگ دل، شِوسینا، وشوہندو پریشد اور اسی طرح کی فرقہ واریت پر یقین رکھنے والی پارٹیوں سے نہیں ہو رہا جتنا ہم مسلمان کہلانے والوں سے ہو رہا ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو تو ہم نے ملیا میٹ کر دیا۔ قرآن وحدیث کی تعلیمات کی تو ہم دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ اسلامی شعائر اور محمد کی سنتوں کا تو ہم جنازہ نکال رہے ہیں۔ اس لئے ہم زیادہ قصوروار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اسلام پر مکمل عامل بن جائیں تو ہم یقیناً نصر من اللہ وفتح قریب کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر سکتے ہیں۔‘‘ (روزنامہ ہمارا سماج دہلی صفحہ ۹۔ ۱۱۰ اکتوبر ۲۰۱۳)

یہ بیان ٹانڈہ یوپی کی ٹھیکیدار والی مسجد میں جمیعۃ العلماء اتر پردیش کے صدر مولانا اشہد رشیدی نے ایک عظیم اجلاس میں دیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی جس صورۃ حال کی مولانا نے نشاندھی کی ہے اور یہ علاج بتا رہے ہیں کیا عام سیدھے سادھے مسلمان کیلئے وہ حاصل کرنا ممکن ہے؟ تاریخ مذاہب کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ روحانی انقلابات اور عظیم روحانی تغیرات انبیاء علیھم السلام کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اُن کی پُرسوز دعاؤں کے صدقہ اور شبانہ تربیت کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے جس قوم میں آنکھیں کھولیں اس کی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ معمولی معمولی باتوں پر نصف نصف صدیوں تک لڑائیاں نظر آتی ہیں۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، زنا فسق وفجور، شراب خوری کا عربوں میں بول بالا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے صدقے پنج وقت مے نوشی کرنے والے پنج وقتہ نمازی بن گئے بلکہ اس سے بڑھ کر عشق الٰہی کے دیدار کیلئے فنافی اللہ ہو گئے۔ جس کے نتیجہ میں صحابہ نے نصر من اللہ وفتح قریب کے نظارے دیکھے۔

بقول رشیدی صاحب آج اگر ہم اسلام پر مکمل عامل بن جائیں تو ہم یقیناً **نصر من اللہ وفتح قریب** کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر سکتے ہیں۔ اسلام پر کیونکر عمل ممکن ہو سکتا ہے۔ کیا آج کے نام نہاد علماء مسلمانوں میں روحانی انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ اُن میں دینی حمیت اسلامی جوش، تبلیغ، تقویٰ وطہارت آپسی اتحاد و یگانگت پیدا کر سکتے ہیں؟

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام اگر دوبارہ زندہ ہوگا اور مسلمانوں میں اگر دوبارہ روحانی، عملی، سیاسی زندگی و بیداری پیدا ہوگی تو وہ صرف اور صرف امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے ہوگی۔ چنانچہ بخاری شریف کی مشہور حدیث ہے کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے یعنی زمین سے اُٹھ جائے تو اُسے ابنائے فارس میں سے کچھ لوگ واپس لے آئیں گے۔ (دیکھیں تفصیل بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ و مسلم) اس طرح دوسری حدیث میں اُس موعود امام مہدی علیہ السلام کو آنحضرت ؐ نے خلیفۃ اللہ کے لقب سے نوازا اور اُس کی اعانت اور مدد کرنا مومنوں پر فرض قرار دیا۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اس بات کا دعویٰ فرمایا کہ مجھے اللہ نے مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اب اسلام کا عروج اور مسلمانوں کی عزت اس امام موعود کے ساتھ وابستہ ہے۔ آپ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور سے اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘ (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ 17)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود و مہدی معہود ہو کر مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ آپ نے اپنے ماننے والوں میں ایک روحانی انقلاب اور تغیر پیدا کیا۔ اُن کو بے یقینی اور بے عملی کی زندگی سے نکال کر اُن میں یقین کی قوت اور عمل کی حرکت پیدا کی۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ ممکن ہوا۔ اس بات کا اقرار کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک باعمل اور خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ جماعت ہے۔ ہر شعور اور ہوش مند دل بخوبی کرتا ہے اور برملا اقرار کرتا ہے۔ چنانچہ ہندو پاک کے مشہور صاحب قلم عظیم ادیب جناب علامہ نیاز فتح پوری صاحب ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء میں ایک روز کے لئے قادیان تشریف لائے، واپس جا کر انہوں نے اپنے مؤقر رسالہ ’’نگار‘‘ میں ’’چند گھنٹے قادیان میں‘‘ کے زیر عنوان لکھا۔

’’میں انفرادی حیثیت سے ہمیشہ سے عملی انسان رہا ہوں لیکن مسائل حیات کو (جس میں مذہب بھی شامل ہے) میں ہمیشہ اجتماعی نقطہ نظر سے دیکھتا ہوں اور یہ نقطہ نظر میرے ذہن میں حرکت وعمل کے سوا کچھ نہیں۔ پھر یہ داستان بہت طویل ہے کہ پچھلی نصف صدی میں کتنی خانقاہیں، کتنے خانوادے، کتنے ادارے کتنی درس گاہیں اور کتنے جلوہ ہائے منبر و محراب میری نظر سے گزرے اور میں کس طرح ان سے بے نیازانہ گزر گیا لیکن اب زندگی میں پہلی مرتبہ احمدی جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم عمل دیکھ کر میں ایک جگہ ٹھٹک کر رہ گیا ہوں اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی زندگی کے اس نئے تجربے واحساس کو کن الفاظ میں ظاہر کروں۔

میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور علماء اسلام کی بے عملی کی طرف سے اسقدر مایوس ہو چکا ہوں کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ان میں کبھی آثار حیات پیدا ہو سکتے ہیں لیکن اب احمدی جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم وعمل کو دیکھ کر کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے گویا۔

غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہم نے اپنا دل
خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا

اور اسلام کا مفہوم میرے ذہن میں ’’دعوت برگ نوا‘‘ کے سوا اور کچھ نہیں۔ لوگ منزل تک پہنچنے کیلئے راہیں ڈھونڈتے ہیں۔ برسوں سرگرداں رہتے ہیں اور ان میں سے صرف چند ہی ایسے ہوتے ہیں جو منزل کو پا لیتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انہیں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھے۔۔۔ اس جماعت کی زندگی ایک ایسا کھلا ہوا صحیفہ حیات ہے جس کے مطالعہ کیلئے نہ زیادہ وقت کی ضرورت ہے نہ کسی چون و چرا کی۔ اسی طرح ان کی دفتری تنظیم بھی گویا ایک شفاف آئینہ ہے۔ جس میں رنگ کا نام تک نہیں یکسر خلوص اور اخلاق۔ یکسر حرکت وعمل۔‘‘

(رسالہ نگار لکھنؤ ماہ ستمبر ۱۹۶۰ء)

پھر یہی مولانا نیاز صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں۔

’دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجہ عمل ہے۔ سو اس باب میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح وروشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص وصداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں۔ کیا یہ جذبہ خلوص وصداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر اسے اپنے ہادی ومرشد کی صداقت پر یقین نہ ہوا اور کیا وہ ہادی ومرشد اپنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا ہے اگر وہ خود اپنی جگہ صادق ومخلص نہ ہوتا۔

بہرحال اس سے انکار نہیں کہ مرزا صاحب بڑے مخلص انسان تھے اور یہ محض ان کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی بے عمل جماعت میں عملی زندگی کا احساس پیدا ہوا اور ایک مستقل حقیقت بن گیا۔‘‘

(ماہنامہ نگار لکھنؤ اگست ۱۹۵۹)

پس رشیدی صاحب اور دیگر تمام اسلام کی فلاح و بہبود چاہنے والوں کو جان لینا چاہیئے کہ اب نصر من اللہ وفتح قریب کے نظارے صرف اور صرف امام مہدی کی جماعت سے وابستہ ہو کر ہی دیکھنا ممکن ہے۔ چونکہ مہدی کا ظہور ہی بتا رہا ہے کہ اب ہدایت صرف اور صرف امام مہدی سے وابستہ ہے لہٰذا جلد از جلد اُسے قبول کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قاضی صاحبان اور عہدیداران وامراء کو انصاف پر قائم رہتے ہوئے فیصلہ کرنے کی نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 24 مئی 2013 میں فرمایا:

یہاں میں نظامِ جماعت کے اُس حصہ کو بھی تنبیہ کرنا چاہتا ہوں جو بعض اوقات گہرائی میں جا کر قرآن اور سنت کے مطابق فیصلہ نہیں کر رہے ہوتے۔ وہ بھی گنہگار ہوتے ہیں اور نظامِ جماعت اور خلافت سے کسی کو دور کرنے کی وجہ بھی بن رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا ایک کام انصاف کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا بھی رکھا ہے۔ آجکل جماعت میں اتنی وسعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے، جماعت اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ خلیفۂ وقت کا ہر جگہ پہنچنا اور ہر معاملے کو براہِ راست ہاتھ میں لینا ممکن نہیں ہے۔ اور جوں جوں جماعت کی انشاء اللہ ترقی ہوتی جائے گی اس میں مزید مشکل پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ تو جو کارکن اور عہدیدار مقرر کئے گئے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلہ نہیں کریں گے، اپنے کام سرانجام نہیں دیں گے تو وہ خلیفۂ وقت کو بھی بدنام کر رہے ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے آگے خود بھی گنہگار بن رہے ہوں گے اور خلیفۂ وقت کو بھی گنہگار بنا رہے ہوں گے۔

پس خاص طور پر قاضی صاحبان اور ان عہدیداران اور امراء کو جن کے سپرد فیصلوں کی ذمہ داری بھی ہے، اُن کو انصاف پر قائم رہتے ہوئے خلافت کی مضبوطی کا باعث بننے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور مضبوطی کا باعث بنیں، ورنہ وہی لوگ ہیں جو بظاہر عہدیدار ہیں اور خلافت کے نظام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (مطبوعہ بدر ۱۸ جولائی ۲۰۱۳ صفحہ ۵)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اور شکر کے مضمون کو مزید اجاگر کرتے ہوئے ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہر ایک نے دیکھے اور محسوس کئے۔

جلسہ سالانہ کے حسن انتظام، بے لوث خدمت خلق اور پُرخلوص مہمان نوازی اور روحانیت سے معمور ماحول کا مہمانوں پر غیر معمولی اثر

مختلف ممالک سے آنے والے غیر از جماعت معززین اور احمدی مہمانوں کے جلسہ سے متعلق نیک تاثرات کا تذکرہ۔

مکرم آدم بن یوسف صاحب آف گھانا کی وفات اور مکرم ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب (لانڈھی کراچی) اور مکرم ملک اعجاز احمد صاحب (اورنگی ٹاؤن کراچی) کی شہادت۔ مرحومین کا ذکر خیر۔

مکرم آدم بن یوسف صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور ہر دو شہداء کی نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 ستمبر 2013ء بمطابق 06 تبوک 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 27 ستمبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ، اس سال پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اور شکر کے مضمون کو مزید اجاگر کرتے ہوئے گزشتہ اتوار کو ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہر ایک نے دیکھے اور محسوس کئے۔ جو جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے بھی اور جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں بیٹھے ہوئے کہیں بھی دیکھ رہے تھے، انہوں نے بھی۔ پھر ایم ٹی اے کے علاوہ انٹرنیٹ سٹریمنگ (streaming) کے ذریعہ سے بھی تقریباً ایک لاکھ سے اوپر لوگوں نے جلسے کی کارروائی دیکھی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بیشمار فضل ہے کہ ان جدید ذرائع سے دنیا میں بیٹھے ہوئے لاکھوں لوگ یہاں کے جلسے کو دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ جلسے کے بعد احبابِ جماعت کے جلسے کے بارے میں تاثرات اور مبارکباد کا سلسلہ جاری ہے۔ روزانہ کئی خطوط مجھے آتے ہیں۔ اور اکثر لکھنے والے لکھتے ہیں کہ دور دراز بیٹھے ہوئے ہم بھی یہ محسوس کر رہے تھے کہ جلسہ میں براہِ راست شامل ہیں اور اب جلسہ ختم ہونے کے بعد اداسی چھا گئی ہے۔ یہ احمدی دنیا بھی عجیب دنیا ہے جس کا اخلاص و وفا بالکل نرالی قسم کا ہے اور اس اخلاص و وفا کا غیروں پر بھی اثر ہوتا ہے۔

میں بعض مہمانوں کے بعض تأثرات سناؤں گا۔ بعض معززین تو یہاں سٹیج پر آ کر جلسہ میں اپنے کچھ تأثرات بیان کرتے رہے اور اظہارِ خیال کیا۔ وہ خیالات تو آپ نے سن لئے کہ دنیا پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح جماعت احمدیہ کا رعب قائم کیا ہوا ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ رعب قائم کرتا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بظاہر کمزور سی جماعت ہے لیکن خلافت کی لڑی میں پروئے ہونے کی وجہ سے، ایک اکائی میں ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے لیڈر آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہاں آنے پر فخر ہے اور ہم جماعت کے شکرگزار ہیں۔ بہرحال بہت سے ایسے بھی تھے جو یہاں آئے اور اُن کو سٹیج پر کچھ کہنے کا موقع نہیں ملا، غیر از جماعت مہمان تھے۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنے پیغام تو دے دیئے لیکن دلی کیفیت کا اظہار انہوں نے بعد میں کیا اور وہ ایسے اظہار ہیں جن میں کوئی بناوٹ نہیں۔

مثلاً ہمارے ہاں بینن کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس آئے ہوئے تھے اور انہوں نے وہاں اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ یہ موصوف جو ہیں یہ فرانکوفون ممالک کے سپریم کورٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں اور اس ایسوسی ایشن میں افریقہ کے 58 ممالک شامل ہیں۔ یہ وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ وہ جلسے میں کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے میں اُن نوجوانوں اور بچوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کو میں نے دن رات اخلاص، محنت اور محبت سے کام کرتے دیکھا۔ سب کی مسکراہٹیں بکھرتی دیکھیں۔ اتنے بڑے اجتماع میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا۔ ہر چیز بڑی اچھی تھی۔ ڈسپلن کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ مَیں اس جلسہ سے اخلاص اور روحانیت کو لے کر جا رہا ہوں اور اخلاص اور روحانیت کا یہ اعلیٰ نمونہ صرف احمدیت کا ہی خاصّہ ہے۔ یہاں آ کر اور اس ماحول کو دیکھ کر مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں کثیر لوگوں کی شرکت کے باوجود انتظام نہایت متاثر کن اور منظم تھا۔ اس جلسہ میں ہر قوم کے مقامی اور غیر ملکی ایسے لوگ شامل تھے جو معاشرے میں اعلیٰ مقام رکھنے والے ہیں۔ جلسہ میں ہونے والی تمام تقاریر انتہائی اچھے طریق سے پیش کی گئیں۔

پھر جب یہ اپنے ملک بینن میں واپس پہنچے تو وہاں ایئر پورٹ پر انہوں نے VIP لاؤنج میں پرنٹ میڈیا کے نمائندوں سے پریس کانفرنس کے دوران اپنے تاثرات کا اظہار کیا جو وہاں کے نیشنل اخباروں میں بھی چھپا۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے لندن سے باہر ایک سو بیس ایکڑ زرعی زمین میں، (ایک سو بیس ایکڑ اُن کا اندازہ تھا، اصل زمین حدیقۃ المہدی کی دو سو آٹھ ایکڑ ہے)۔ بہرحال کہتے ہیں زرعی زمین میں اپنا ایک شہر آباد کیا ہوا تھا۔ یہاں انسانی ضروریات کی ہر چیز مہیا تھی۔ وہاں پر کام کرنے والے نوجوان، بچے اور دوسرے، سب بڑی محنت سے انتظامات کرتے نظر آئے۔ مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے بھری اتنی منظم جماعت میں نے کبھی پہلے نہیں دیکھی۔ اگر کسی مہمان کو کسی چیز کی ضرورت پڑتی تو فوراً اُس مہمان کی ضرورت پوری کرتے۔ اگر کسی ایسے نوجوان سے ضرورت بیان کی جاتی جس کا اس چیز سے تعلق نہ ہوتا تو وہ متعلقہ شعبہ سے رابطہ قائم کر کے وہ چیز مہیا کر دیتا۔ پھر کہتے ہیں کہ جلسے کے دوران امام جماعت احمدیہ جب تقریر کرتے تو اتنے بڑے مجمع میں سے میں نے کسی کو بولتے نہ دیکھا۔ سب خاموشی کے ساتھ ان تقاریر کو بڑے انہماک سے سنتے۔ اور اکتیس ہزار سے زیادہ لوگ وہاں موجود تھے لیکن پھر بھی ہر طرف خاموشی ہوتی۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا جو مَیں کبھی نہیں بھول سکتا۔

پھر اسی پریس کانفرنس میں کہتے ہیں کہ جب جلسہ ختم ہوا تو میں نے کہیں بھی دھکم پیل نہیں دیکھی۔ جلسہ گاہ سے سب لوگ آرام اور سکون سے ایک ایک کر کے نکل رہے تھے۔ اگر کسی کو کہنی لگ جاتی یا کسی کا پاؤں دوسرے کے پاؤں پر آ جاتا تو وہ فوراً معذرت کرتا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے معذرت کرتے۔ یہ نظارہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہتے ہیں اکتیس ہزار لوگ مل جل کر رہتے۔ سب وہیں کھانا کھاتے، ہر چیز کا وہیں انتظام تھا۔ جلسہ میں مختلف ممالک سے وزراء اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل تھے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ پڑھے لکھے لوگوں کی جماعت ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے تو جماعت کی خدمات کی وجہ سے ترقی کر سکتا ہے۔ میں بینن کے لوگوں کو ہی نہیں بلکہ پورے عالَمِ اسلام کو کہتا ہوں کہ امن اور رواداری جماعت احمدیہ سے سیکھیں۔ مجھے جماعت کی مخالفت کے بعض واقعات کا علم ہوا ہے۔ میں بینن کے لوگوں کو کہتا ہوں کہ ان کی مخالفت چھوڑ کر ان سے اسلام سیکھیں۔ (مَیں یہ بتا دوں بینن میں بھی بعض علاقوں میں جماعت کی کافی مخالفت ہے جہاں جماعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے) کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی ایک ہی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ شاملینِ جلسہ کو جس طرح خلیفہ سے محبت کرتے دیکھا، اُن کے خلیفہ کو بھی اُسی طرح اُن سے محبت کرتے دیکھا۔ مَیں نے ان لوگوں کو اپنے خلیفہ کی محبت میں روتے دیکھا ہے۔ کیا ہی عجیب اور روحانی نظارہ تھا جو میں اپنی زندگی میں کبھی بھلا ہی نہیں سکوں گا۔

تو یہ ایک تاثر ہے۔ پھر ایک دامیبا بیاتریس صاحبہ (Damiba Beatrice) ہیں جو بورکینا فاسو سے جلسہ میں شامل ہوئیں اور بورکینا فاسو پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کے لئے ہائر اتھارٹی کمیشن کی صدر ہیں۔ دو دفعہ ملک کی فیڈرل منسٹر رہ چکی ہیں۔ اس کے علاوہ اٹلی اور آسٹریا میں چودہ سال تک بورکینا فاسو کی سفیر بھی رہ چکی ہیں۔ نیز یو این او میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کر چکی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ اس جلسہ میں شمولیت میرے لئے زندگی میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ میں یو این او میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کر چکی ہوں جہاں میں نے کئی ملکوں کے نمائندے دیکھے ہیں مگر اس جلسہ میں بھی اسّی سے زائد ملکوں کے نمائندے شامل تھے اور سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے تھے۔ موتیوں کی مالا نظر آتے تھے۔ مجھے کوئی شخص کالا، گورا یا انگلش یا فرنچ نظر نہ آیا بلکہ ہر احمدی مسلمان بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے اپنے خلیفہ کا عاشق ہی نظر آیا۔ پھر کہتی ہیں کہ سب سے زیادہ جس بات سے میں متاثر ہوئی وہ یہ تھی کہ ہر شخص خدا کی خاطر ایک commitment کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ سارے ہی مہمان ہیں اور سارے ہی میزبان ہیں۔ مرد، عورتیں، بڑا، چھوٹا غرضیکہ ہر شخص میزبانی کے لئے حاضر تھا اور ان کی محبت دکھاوے کے لئے نہ تھی بلکہ دل کی گہرائیوں سے تھی۔ پھر کہتی ہیں کہ عورتوں کو مردوں سے الگ تھلگ ایک جگہ دیکھنا میرے لئے باعث حیرت تھا اور مجھے یوں لگا کہ شاید یہاں بھی عورتوں سے دوسرے مسلمانوں کی طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ لیکن جب میں ان عورتوں کے ساتھ رہی تو کچھ ہی دیر میں میرا یہ تأثر بدل گیا۔ میں نے دیکھا کہ فوٹو اتارنے والی بھی عورت تھی، کیمرے پر بھی عورت تھی، استقبال پر بھی عورتیں تھیں، کھانا تقسیم کرنے والی بھی عورتیں تھیں، غرضیکہ ہر کام عورتیں ہی کر رہی تھیں اور یہ سچ ہے کہ عورت کا پردہ ہرگز اُس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔ اگر کسی کو اس کا یقین نہ آئے تو احمدیوں کے ہاں آکر دیکھ لے۔

پھر کہتی ہیں کہ جب مَیں امام جماعت احمدیہ کے دفتر میں گئی تو حیران تھی کہ اتنا چھوٹا سا دفتر بھی دنیا کا محور ہو سکتا ہے۔ پھر کہتی ہیں مجھے مردوں کی مارکی میں بیٹھ کر بھی امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کا موقع ملا اور جب وہ آتے تو سب لوگوں کا سکون اور بڑے ادب سے کھڑے رہنے کا منظر ایسا تھا کہ بیان نہیں کر سکتی۔ میں نے ایسا تو کبھی کسی ملک کے صدر کے لئے بھی نہیں دیکھا۔

پھر کہتی ہیں کہ ان کے خطاب کے دوران ہزاروں افراد جن میں بچے، بوڑھے اور جوان سب شامل تھے، اتنی خاموشی سے اُن کا بیٹھنا ایک ایسا منظر تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں انسان نہیں بلکہ شاید انسان نما پتلے بیٹھے ہیں۔ یہ سب عزت و احترام اور ادب میری زندگی کا ایک انوکھا تجربہ تھا۔

پھر سیرالیون سے وزیرِ داخلہ اور امیگریشن جے بی داؤدا صاحب شامل ہوئے۔ کہتے ہیں مختلف شعبوں کا منسٹر ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں سفر کرتا رہا ہوں اور بڑی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کرتا ہوں لیکن آج تک ایسی شاندار کانفرنس کبھی نہیں دیکھی جہاں محبت، پیار، بھائی چارا اور روحانیت نمایاں تھی۔

پھر سیرالیون کی ایک مہمان خاتون آنریبل جسٹس موسیٰ دمبیو ہیں۔ یہ ہائی کورٹ کی چیف جسٹس ہیں۔ یہ بھی جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ بہت اچھے طریقے سے آرگنائز کیا گیا جس میں ہر شعبہ بشمول مہمان نوازی، ٹرانسپورٹ، سیکیورٹی، کمیونیکیشن وغیرہ نے عمدہ طور پر اپنے فرائض ادا کئے۔ یہ جلسہ مختلف ثقافتوں اور سماجوں کے درمیان فاصلہ کم کرنے کے لئے انتہائی اہم فورم ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ integration کرنے کے لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول وضع فرما دیا ہے کہ اسلام میں ہر ایک بھائی بھائی ہے۔ تمام مقررین نے بہترین انداز میں تقاریر کیں جس کی وجہ سے سارے جلسے کے دوران earphone کان سے نہیں اترا۔ کہتی ہیں کہ جلسہ کے دوران لوگ بے لوث ہو کر ایک دوسرے پر فدا ہو رہے تھے۔ مہمان نوازی کا کوئی جواب نہیں تھا۔ صرف خدمت ہی نہیں کی جا رہی تھی بلکہ واضح طور پر محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو انتہائی عزت و احترام کے ساتھ رکھا جا رہا ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ کام کرنے والے تمام افراد اپنے چہرے پر مسکراہٹ لئے ہوئے تھے جس میں احمدیت کے موٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کی صحیح معنوں میں عکاسی ہوتی تھی۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ایک مہمان تورے علی (Toure Ali) صاحب تھے۔ یہ سپریم کورٹ کے جج ہیں اور پہلے وزارتِ ثقافت میں کیبنٹ ڈائریکٹر کے طور پر لمبا عرصہ کام کرتے رہے ہیں۔ مذہب میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ مذہبی کتب کے مطالعہ کا شوق ہے۔ روزانہ قرآنِ کریم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں روزانہ باقاعدہ فجر کی نماز اور نوافل کی ادائیگی کا اہتمام کرتے اور جلسہ گاہ میں بھی پوچھتے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے کہ نہیں؟ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور میں اس سے محروم رہوں۔ جلسہ کی افتتاحی تقریب میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا گیا تو فرطِ جذبات سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بعد میں کہنے لگے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔ میں نے تقویٰ کا یہ دل گداز مضمون پہلی دفعہ سنا تو اپنے آپ کو محض لاشئ پایا جس کی وجہ سے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ آخری دن اختتام پر کہنے لگے کہ مَیں تو تین دن تک اس مادّی دنیا سے بالکل منقطع تھا، کسی اور ہی روحانی ماحول میں پہنچا ہوا تھا جہاں سرور ہی سرور تھا۔ دنیا کے کاموں سے کلیۃً آزاد تھا۔ اب جلسہ ختم ہوا ہے تو اس دنیا میں واپس آیا ہوں اور اپنے عزیز و اقارب کو فون کرنے لگا ہوں۔ غیروں کا بھی یہ حال ہے، روحانی ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ شکریہ کے الفاظ ہمارے پاس نہیں ہیں۔

کونگو سے تعلق رکھنے والے ایک دوست جو سابق صدر مملکت کے مشیر اور اس وقت سی آر اے سی (CRAC) جو اُن کی پارٹی ہے اُس کے پریذیڈنٹ ہیں اور آئندہ ہونے والے ملکی انتخابات میں صدارتی امیدوار ہیں۔ جلسہ کے دوسرے روز ایک دن کے لئے آئے تھے اور شام کو جو تبشیر کا ڈنر ہوتا ہے اُس میں بھی شامل ہوئے تھے۔ اور اُس وقت تھوڑی دیر کے لئے مجھے ملے بھی تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے تک مجھے جماعت احمدیہ کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے جلسہ میں اپنی آنکھوں سے بعض نظاروں کو دیکھا اور پھر میری جو تقریریں تھیں اُن کو بھی سنا، اس پر وہ کہنے لگے کہ یہاں آنے سے پہلے آپ کے مخالفوں کو دیکھا اور پڑھا بھی ہے اور آج میں صاف طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ باتیں جو میں نے یہاں دیکھیں اور سنی ہیں اور آپ کے خلیفہ کو دیکھا ہے تو یہ بات مجھ پر صاف کھل گئی ہے کہ آج کے مخالفوں میں کوئی بھی حقیقت نہیں اور اُس کے مقابل پر جو راہیں اور جو اصول آپ کے خلیفہ بیان کر رہے ہیں، اب دنیا کے لیڈرز کے پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ آپ کے خلیفہ کے بازوؤں میں آ جائیں۔ جب انسان حدیقۃ المہدی میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت ایک عجیب نظارہ یہ ہوتا ہے کہ سارا شہر ہی جنگل میں آباد ہوتا ہے۔ تو جس وقت وہ داخل ہوئے تو کہتے ہیں کہ آپ نے سارا انگلینڈ خریدا ہوا ہے؟ پھر کہنے لگے کم از کم تین چار ہزار آدمی تو یہاں کام کر رہے ہوں گے اور جب اُن کو بتایا گیا کہ سب رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں تو کہنے لگے بڑی حیرانگی کی بات ہے اور میری سوچ سے بھی بالا ہے۔

پھر کہنے لگے کہ اتنے بڑے مجمع میں کوئی پولیس والا بھی نظر نہیں آ رہا۔ جلسہ کے دوران انہوں نے بعض کارکنان سے بھی بات کی اور جب اُنہیں پتہ چلا کہ ان میں سے بعض بڑے عہدوں پر ہیں اور چھوٹے چھوٹے کام کر رہے ہیں اور زمین پر سوتے ہیں تو کہنے لگے کہ اس طرح ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ آپ کی جماعت سے کوئی بھی نہیں جیت سکتا۔ پھر دوسرے روز کے میرے خطاب کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ جو آپ کا خطاب تھا، مَیں نے اس میں جو بات سب سے زیادہ محسوس کی ہے اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مَیں دنیا کے بڑے بڑے سیاست دانوں سے ملا ہوں، بڑے بڑے جلسوں میں شرکت کی ہے۔ کاش ہم سیاسی لیڈر ہر سال اپنی عوام کے سامنے جو کچھ ہم نے کیا ہے ایمانداری کے ساتھ پیش کریں تو حکومت اور عوام میں بڑی تبدیلی آ جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ دو گھنٹے اس طرح کھڑے رہنا، پُرسکون اور اطمینان کے ساتھ ہر بات واقعات کے ساتھ کھول کر، اعداد و شمار کے ساتھ پیش کرنا، یہ بہت بڑا کام ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ آج تیس ہزار سے زائد افراد کی موجودگی میں جب آپ کے خلیفہ کو سنا ہے تو مجال ہے کہ اس دوران کسی بھی شخص نے کسی قسم کی کوئی بات کی ہو۔ کہنے لگے کہ عجیب بات ہے جو میں نے دیکھی کہ تقریر کے دوران جب آپ کے خلیفہ چند لمحات کے لئے ٹھہر جاتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ پوری مارکی میں کوئی انسان بھی نہیں بیٹھا ہوا۔ بڑی خاموشی طاری ہوتی۔ کہتے ہیں مَیں نے بعض دفعہ سر اُٹھا کر اوپر دیکھنے کی کوشش بھی کی کہ شاید کوئی تو بول رہا ہو گا لیکن مجھے کوئی شخص بولتا ہوا نظر نہ آیا۔ سب کی آنکھیں بس صرف ڈائس کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ پھر کہا کہ یہ نظارہ مَیں ساری عمر نہ بھولوں گا۔ ایسا ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ سنا۔

بیلجیم سے افریقہ کے ایک دوست جو بڑے عرصے سے وہیں رہ رہے ہیں، بن طیب ابراہیم (Ben Tayab Ibrahim)۔ وہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ان کا جماعت سے تعارف ہوا تھا اور پروگراموں میں انہوں نے شرکت کی، یورپین مہمانوں کے لئے علیحدہ مارکی میں کھانے کا انتظام ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ جنرل مارکی میں کھانا کھانے کے لئے جاتے تھے اور عالمی بیعت اور باقی سب خطابات سے بڑے متاثر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت میں شامل ہو کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

بیلجیم سے ایک اور دوست سانی نووہ (Sani Novho) بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف بیلجیم میں موجود نائیجر کمیونٹی کے ممبر ہیں۔ اس کمیونٹی کا اپنا سینٹر ہے۔ انہوں نے اپنا ایک نمائندہ بھیجا کیونکہ ان کی کمیونٹی

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
LJ
SIGN OF PURITY
Since 1948

کے لوگ احمدیت کی طرف آ رہے ہیں اور احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر ان کے بائیس افراد نے بیعت کی تھی۔ برسلز میں موجود ان کے سینٹر میں ممبرز کی تعداد اب کم ہوتی جا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ لوگ شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ کمیونٹی کی جو انتظامیہ ہے اُس نے موصوف کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا کہ وہ یہاں آ کر دیکھیں کہ کس طرح کی جماعت ہے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے لوگ ہمیں چھوڑ کر اُن کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ یہ صاحب جب جلسہ میں شامل ہوئے اور جو ذہن لے کر آئے تھے کہ جماعت کی غلطیاں اور خامیاں تلاش کرنی ہیں تا کہ واپس جا کر لوگوں کو کہہ سکیں کہ تم جس جماعت میں شامل ہوتے ہو، اُن کے فلاں فلاں غلط عقائد ہیں اور ان کے اندر فلاں فلاں خامیاں موجود ہیں۔ موصوف نے جلسہ کی تمام کارروائی سنی، روزانہ شام کو مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی تو اس سے اُن کی کافی تسلی ہوتی اور میرے سے بھی تھوڑی دیر کے لئے ان کی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے پورے جلسہ میں کوئی بھی غیر اسلامی بات نظر نہیں آئی۔ اور پھر کہتے ہیں کہ آپ کے خطابات کا مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ مَیں جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ آپ کا جلسہ ایک غیر معمولی ایونٹ (event) ہے اور مَیں تمام کارکنان اور خدمت کرنے والوں کے اخلاص اور محبت سے بہت متأثر ہوں۔

تاجکستان جماعت کے صدر عزّت اَمان کو اس سال جلسہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ یہ شاید پہلے بھی آ چکے ہیں۔ بہر حال کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے بارے میں مَیں عرض کرتا ہوں کہ جو دیکھا ہے وہ الفاظ میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی طرح الفاظ میں جلسہ سالانہ کی تصویر کشی کی جا سکتی ہے تو صرف یہ ہی الفاظ میرے ذہن میں آتے ہیں کہ ''ایک سچا معجزہ''۔ دوسرا کوئی لفظ یا الفاظ میرے ذہن میں نہیں آتے۔ جلسہ میں شامل احباب کے دل خلیفہ وقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق سے پُر ہیں اور یہی محبت اُنہیں دن رات جماعت کی خدمت میں لگائے رکھتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے ان چند دنوں میں مجھے جلسے کے انتظامات میں کوئی بھی سقم نظر نہیں آیا۔ تمام انتظامات کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ ہزاروں لوگ جلسہ سالانہ دیکھ کر اور اس میں بیان کی جانے والی باتیں سن کر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بن گئے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہوا ہو۔

تاتارستان کی ایک احمدی خاتون کو جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت پر میرا دل جذباتِ شکر سے معمور ہے۔ جلسے میں شمولیت کی توفیق پانے پر مَیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتی ہوں۔ اُس کے بعد خلیفہ وقت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ نیز اُن تمام لوگوں کی شکر گزار ہوں جنہیں جلسہ سالانہ کے انتظامات میں دن رات اَنتھک محنت کرنے کی توفیق ملی۔ میری ذات پر اس بات نے گہرا اثر چھوڑا ہے کہ کس طرح ساری دنیا سے آئے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے محبت اور مہمان نوازی کے جذبات سے سرشار، مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں۔ مجھے جلسہ میں پہلی بار شامل ہونے کا موقع ملا۔ تاہم اس سے قبل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے پر جلسہ کی کارروائی سے مستفیض ہوتی رہی ہوں۔ جلسہ کے ماحول میں پہنچنے کے بعد بڑی شدت سے مجھے یہ احساس ہونے لگا کہ میں ایک روحانی دنیا میں آ گئی ہوں جو محبت اور امن اور بھلائی والی دنیا ہے۔ کہتی ہیں بہت گہرائی کے ساتھ مَیں یہ محسوس کر رہی تھی کہ اپنی ایک بڑی اور متحد فیملی میں ہوں جہاں خدائے واحد و یگانہ اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نیز آپ کے عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے محبت دلوں پر راج کرتی ہے۔ جہاں افرادِ جماعت آپس میں محبت وشفقت اور عزت کے جذبات ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہیں۔ مَیں بڑی ہی خوش قسمت ہوں کہ مَیں احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھتی ہوں۔ مجھ پر جلسہ سالانہ کا ایسا گہرا اثر ہے کہ مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال جلسہ سالانہ پر میں اپنے سارے بچوں اور والدہ کو بھی لے کر آؤں گی، انشاء اللہ۔

ترکمانستان سے ایک دوست شامل ہوئے، کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونا ہماری خوش نصیبی تھی اور اللہ کا فضل تھا۔ ہم اس جلسے سے اس حد تک مستفیض ہوئے ہیں کہ ان جذبات کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے لیکن مختصر الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس جلسے نے اسلام کے بارے میں ہمارے علم کو تازہ کر دیا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں بڑھایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے بہن بھائیوں سے محبت کرنے کی تعلیم کے مطابق ہمیں اس میں زیادہ کیا ہے۔ نیز احمدی مسلم کے طور پر ہماری ایمانی بنیادوں کو پہلے سے مضبوط کیا ہے اور اس طرح ہمارے برداشت کے مادے کو بڑھایا ہے۔

تو یہ جو نئے احمدی ہونے والے ہیں وہ اس طرح ایمان واخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

چلّی سے ایک نوجوان دوست کائیفل توریس صاحب (Jussuf Caifl Torres) جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ پہلی بار آئے تھے۔ کہنے لگے کہ جلسہ سالانہ یوکے (UK) میں شمولیت میرے لئے روحانی مسرت اور خوشی کا باعث تھی۔ اگرچہ میرے والد مصری مسلمان تھے مگر والدہ چلّی سے تھیں۔ میرے والد صاحب نے بچپن میں جو اسلام سکھایا تھا وہ میں بھول چکا تھا اور مَیں بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ (یہ خاندان کئی نسلوں سے چلّی میں آباد ہے۔) کہتے ہیں کہ احمدی مبلغ وہاں چلّی میں پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا۔ اس دوران میری اس مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ مبلغ نے مجھے احمدیت حقیقی اسلام سے تعارف کروایا اور میں نے بیعت کر لی۔ اب جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت میرے لئے بہت زیادہ ازدیادِ ایمان کا باعث بنی ہے۔ میں اب اپنے آپ کو حقیقی مسلمان یقین کرتا ہوں اور اس جذبے کے ساتھ واپس جا رہا ہوں کہ اپنے ملک میں احمدیت کی تبلیغ کروں گا۔

پانامہ سے ایک نو مبائع دانتے ارنستو گارسیا صاحب (Dante Ernesto Garcia) آئے تھے اور پانامہ سے جلسہ میں اس دفعہ پہلی دفعہ نمائندگی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کر کے میرے ایمان میں اضافہ ہوا۔ جو بھائی چارہ میں نے یہاں دیکھا ہے وہ اسلام میں کہیں نہیں دیکھا۔ میں یہاں آ کر بہت مطمئن ہوا ہوں اور دل کو تسلی ہوئی ہے۔ مَیں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ جلسہ کے دوران مجھے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد سے ملاقات کا موقع ملا جن کا تعلق مختلف اقوام سے تھا۔ ان سے ایمان افروز واقعات سن کر میرے ایمان میں اضافہ ہوا اور مَیں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے ملک پانامہ میں دعوت الی اللہ کر کے لوگوں کو احمدی بنانے کی کوشش کروں گا۔ کہتے ہیں جلسہ میں بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ لوگ تو بے شمار تھے لیکن لگتا تھا کہ سب کا ایک ہی دل دھڑک رہا ہے۔ جسم تو تیس ہزار ہیں لیکن دل ایک تھا۔

گوئٹے مالا سے وہاں کے ممبر نیشنل پارلیمنٹ سَرخی اَوسے لیس صاحب (Sergio Celis) شامل ہوئے۔ یہ عیسائی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی بلند اخلاقی قدروں، اُن کی باہمی محبت واخوت اور یگانگت نیز اُن کے مضبوط جذبہ ایمان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ایسا محبت و پیار مَیں نے کہیں نہیں دیکھا۔ جماعتی تنظیم قابلِ ستائش ہے۔ بہت شاندار اور مثالی جلسہ تھا۔ ہر انتظام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اسلام کی خوبصورت تصویر جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ دوسروں سے بالکل مختلف ہے۔ اگرچہ مختلف ممالک اور متفرق اقوام کے افراد تھے مگر ایسے محسوس ہوا جیسے سب کا دل ایک ہے۔ مَیں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔

جاپان سے ایک خاتون، مینے ساکی ہیروکو (Minesaki Hiroko) صاحبہ تشریف لائی تھیں۔ موصوفہ پی ایچ ڈی ہیں۔ جاپان میں ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور جاپانی کے علاوہ انگریزی اور عربی زبان بھی جانتی ہیں۔ مسلمان نہیں ہیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بیحد خوش ہیں اور عرب احمدیوں سے مل کر اور جلسہ کے ماحول سے بیحد متاثر ہوئی ہیں۔ کہتی ہیں سونامی طوفان کے نتیجہ میں جاپان میں آنے والی تباہی کے موقع پر جماعت احمدیہ نے مذہب ونسل سے بالا ہو کر انسانیت کی بے انتہا خدمت کی ہے۔ جماعت کے عقیدے اور عمل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جو کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں۔

گیانا سے ممبر آف پارلیمنٹ جو مسلمان ہیں، منظور نادر صاحب، یہ بھی شامل ہوئے تھے اور کافی پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ لیبر کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔ انڈسٹری اکاؤنٹس کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت صدر گیانا کے پولیٹیکل افیئرز کے ایڈوائزر ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ یہ تینوں دن یہاں شامل ہوتے رہے۔ اور دوسرے دن جماعت کی ترقیات کی جو رپورٹ پڑھی جاتی ہے، اسے سن کر کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی دورانِ سال ترقی اور خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے واقعات سے بھی بہت متأثر ہوا ہوں۔

بیلجیم سے ایک غیر احمدی مہمان خاتون Miss Sels Annie Maria جلسے میں آئی تھیں۔ آئی ٹی کنسلٹنٹ ہیں اور کہتی ہیں کہ لوکل جماعت کے ایک ممبر کے ذریعہ سے ان کو جماعت کا تعارف حاصل ہوا۔ بقیہ معلومات جماعت کی ویب سائٹ سے حاصل کیں۔ ان کی دلچسپی کے مدّنظر بیلجیم جماعت نے اُن کو جلسہ سالانہ یوکے (UK) میں شمولیت کی دعوت دی۔ وہ یہاں آئیں۔ کہتی ہیں جلسہ کے دوران سارے پروگرام میں نے دیکھے، بھر پور شرکت کی اور اسی طرح یورپین احمدی خواتین کے ساتھ گھل مل گئیں۔ جامعہ احمدیہ میں ان کی رہائش تھی۔ ایک دن وہاں نماز تہجد ہو رہی تھی۔ وہ اکیلی اور پریشان حال بیٹھی تھیں۔ اُن کو نماز پڑھنی نہیں آتی تھی۔ اُن سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نماز پڑھنا چاہتی ہیں؟ کہنے لگیں کہ ہاں مَیں نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ پھر ایک نومبایعہ

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''جاننا چاہیئے کہ عالم آخرت درحقیقت دُنیوی عالم کا ایک عکس ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

نے اُن کو وضو کرنا سکھایا اور نماز کا طریق بتایا جس پر وہ نماز میں شامل ہوگئیں۔ پہلے دن انہوں نے جین اور شرٹ پہنی ہوئی تھی، جب جلسہ گاہ میں عورتوں کا لباس دیکھا تو اُن پر بڑا اثر ہوا اور انہوں نے مبلغ بیلجیم کی اہلیہ سے کہا کہ میں تو ایسا ہی لباس پہننا چاہتی ہوں۔ چنانچہ اُس خاتون نے جلسہ گاہ کے بازار سے زنانہ لباس خریدا اور وہ پہنا۔ میرے خطابات سننے کے بعد کہنے لگیں کہ حقیقی اسلام اور متقی کی صفات کے بارے میں جو خطبات دیئے ہیں یا خطابات کئے ہیں اُن کا مجھ پر گہرا اثر ہوا ہے۔ یہ خطابات سننے کے بعد مَیں نے فیصلہ کیا کہ میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ چنانچہ یہ عالمی بیعت میں شامل ہوئیں اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگئیں اور مجھے ملی بھی تھیں۔ اللہ کے فضل سے بڑے ڈھکے ہوئے لباس میں تھیں۔

پس یہ جلسہ اپنوں اور غیروں سب پر روحانی ماحول کا اثر ڈالتا ہے۔ ایک سعید فطرت کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسلام کی خوبیوں کا معترف ہو کر اُسے قبول کر لے۔ لیکن ہمارے مخالفین کو، اُن لوگوں کو جن کو دوسروں سے پہلے یہ حکم تھا، غیروں سے پہلے یہ حکم تھا کہ امام مہدی کو جا کر میرا سلام کہنا، برف کے پہاڑوں پر سے گزرنا پڑے تو گزر کر جانا اور سلام کہنا، اُن لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی عقل دے۔

پھر یہ دیکھیں کہ اکثریت نے، خاص طور پر جو غیر مہمان تھے، انہوں نے بچوں اور نوجوانوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو جو مہمان نوازی کرتے ہوئے دیکھا ہے تو اُس کا اُن پر بڑا گہرا اثر ہوا ہے اور ان سب نے تقریباً اس کا ذکر کیا ہے۔ پس یہ خدمت کا جذبہ جو جماعت احمدیہ کے افراد میں ہے یہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے۔ ایک بچہ ہے اُس نے پانی پلایا اور آگے گزر گیا لیکن وہ ایک دل میں جو اثر قائم کر گیا اُس نے اُس دل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالا۔ اسی طرح کوئی نوجوان ہے، کسی کو کھانا کھلا رہا ہے، کوئی کار پارکنگ میں ہے تو خوش خلقی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور ایسے مظاہرے کرتے ہوئے پارکنگ کروا رہا ہے۔ لڑکے، لڑکیاں سکینگ اور چیکنگ کر رہی ہیں تو بڑی خوش اخلاقی سے کر رہی ہیں۔ لجنہ نے ہر شعبہ میں اپنے انتظامات کئے جیسا کہ واقعات میں ذکر بھی ہوا ہے اور بڑے اچھے کئے۔ سہولت پہنچانے میں مصروف رہیں۔ تو یہ باتیں جہاں سب کارکنان کے لئے اپنوں کی دعاؤں کو حاصل کرنے والا بناتی ہیں، غیروں کو اسلام اور احمدیت کی حقیقت سے آگاہ کر رہی ہوتی ہیں اور اس خوبصورت تعلیم کا گرویدہ کر رہی ہوتی ہیں۔ پس ان تمام کارکنات اور کارکنان کا میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے گزشتہ سالوں کی نسبت اِس سال خاص طور پر نسبتاً زیادہ بہتر رنگ میں اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دیئے۔ مجھے لوگوں کے جو تأثرات مل رہے ہیں اس میں اس سال پارکنگ کے شعبہ کے بڑے اچھے تاثرات ہیں۔ خدام پارکنگ کرواتے تھے، خوش اخلاقی سے حال پوچھتے تھے، تکلیف پر معذرت کرتے تھے۔ گرمی کی وجہ سے پانی وغیرہ کا پوچھتے تھے۔ ایک لکھنے والا یہ لکھتا ہے کہ کسی کو مَیں جانتا نہیں تھا لیکن یہ اخلاق دیکھ کر سفر کی آدھی تھکان اور کوفت جو تھی وہ دور ہو جاتی تھی۔ تو بس یہی ایک احمدی کا طرّہ امتیاز ہے اور ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہم میں سے ہر ایک کو کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان اعلیٰ اخلاق کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اسی طرح تبشیر کی مہمان نوازی کا بھی اس مرتبہ بہت اچھا معیار رہا ہے۔ جامعہ کے طلباء، واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ ہر مہمان ان کی تعریف کر رہا ہے۔ لیکن خود کارکن کو اپنا یہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اگر کہیں کوئی کمی ہے تو اُس کو آئندہ سال کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے۔

پھر اس دفعہ عرب مہمانوں کا بھی بڑا وفد آیا تھا۔ وہ بھی 110 سے اوپر آدمی تھے۔ اُن کا عمومی انتظام بھی گزشتہ سال سے بہت بہتر تھا۔ عرب ڈیسک یوکے اور ان کے نائب سیکرٹری تبلیغ اس سال انچارج تھے۔ انہوں نے بھی اور اُن کی ٹیم نے بھی ماشاء اللہ بڑا اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے۔ یہ گزشتہ سال بھی تھے لیکن اتنا بہتر انتظام نہیں تھا جتنا اس سال ہوا ہے۔

پھر بہت سارے مہمان جو مجھے ملے ہیں، اُن کو جو چیز متأثر کرتی ہے، وہ یہ کہ اپنے عمومی تأثرات دیتے ہوئے وہ تصویری نمائش کا بڑا ذکر کرتے ہیں۔ عمومی طور پر احمدیوں میں بھی اس کا اچھا feed back ہے کہ اس سے احمدیوں کو اپنی تاریخ کا پتہ لگا، غیروں کو بھی ہماری تاریخ کا پتہ لگا اور اس سے وہ متأثر بھی ہوئے۔ لنگر خانے کے نظام میں بھی گزشتہ سال کی نسبت بہتری ہوئی ہے۔ روٹی بھی عمومی طور پر پسند کی گئی ہے۔ اسی طرح سالن بھی۔ لیکن ایک صاحب ہیں جنہوں نے کھانے پر خوب اعتراض کیا ہے کہ بُو آ رہی تھی اور باسی تھا اور یہ تھا اور وہ تھا۔ بہرحال مَیں نے تو جن لوگوں سے بھی پوچھا ہے اور لوگ خود ہی مجھے لکھ رہے ہیں اور مختلف وقت میں خود مَیں نے بھی کھانا دیکھا ہے مجھے تو باسی کھانا نہیں لگا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کو کسی نے باسی کھانا کھلا دیا ہو۔ لیکن یہ شخص جس نے مجھے لکھا ہے مَیں جانتا ہوں ان کو اپنے علاوہ کسی کا کام اچھا بھی نہیں لگتا اور یہ ہر ایک کا کام غیر معیاری سمجھتے ہیں اور ان کا لکھا ہوا یہ فقرہ بھی اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ مَیں جرمنی میں کچن میں ڈیوٹی دے رہا تھا تو خلیفہ رابع نے مجھے کہا کہ تم کچن میں ہو تو مجھے کوئی فکر نہیں۔ لیکن اگر انہوں نے کہا بھی تھا، پتہ نہیں کہا تھا کہ نہیں کہا تھا لیکن کہا تھا تو اُن کی یہ خودنمائی کی باتیں سن کر یہ ضرور انہوں نے کہہ دینا تھا کہ میں الفاظ واپس لیتا ہوں۔ یہ خود پسندی، خودنمائی اور اپنی تعریف اور دوسروں پر اعتراض کی جو عادت ہے ہم میں سے ہر ایک کو اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ جماعت احمدیہ کے کام نہ ایک شخص سے مخصوص ہیں، نہ ہی کسی شخص پر اس کا انحصار ہو سکتا ہے۔ یہی جماعت کی خوبی ہے اور اسی کی غیروں نے بھی تعریف کی ہے کہ ایک ٹیم ورک تھا، سب بڑے چھوٹے مل کے کام کرتے ہیں اور بڑے اعلیٰ معیار کے کام ہو رہے تھے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں یوکے (UK) میں بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے مخلص کارکن اللہ تعالیٰ نے مہیا کر دیئے ہیں کہ ایک کو اگر ہٹاؤ تو دس نئے کام کرنے والے آ جاتے ہیں جو خودنمائی کی بجائے عاجزی دکھانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہیں۔ تو بہرحال مجھے تو ایسوں کی ضرورت ہے جو اس طرح عاجزی سے کام کرنے والے ہوں اور ایسے کارکنوں کے لئے مَیں دعا بھی کرتا ہوں۔

بعض ڈیوٹی دینے والوں کی یہ شکایت ملی ہے اور یہ نہیں کہ اِدھر اُدھر سے ملی ہے، خدام الاحمدیہ نے خود ہی محسوس کیا ہے کہ بعض سیکیورٹی ڈیوٹی دینے والے بعض دفعہ بعض لوگوں پر سختی کرتے رہے، مثلاً ایک retarded لڑکا تھا اُس کو بلاوجہ سختی سے زور سے پیچھے ہٹایا تو اُس کو چوٹ بھی لگ گئی یا اُس کو تکلیف ہوئی، پیٹ پر ہاتھ پڑا تھا، تو جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اُن کو ہوشیار بھی رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سیکیورٹی کا خاص طور پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اعصاب کو قابو میں رکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر سیکیورٹی ڈیوٹی نہیں دی جا سکتی۔ پس خدام الاحمدیہ آئندہ سال کے لئے، سارا سال یہ سروے کرے کہ سارے ملک میں سے کون سے ایسے لڑکے ہیں جو مضبوط اعصاب والے بھی ہیں اور ہوش حواس بھی قائم رکھنے والے ہیں تا کہ اگر کوئی ہنگامی صورت ہو اُس میں کام بھی آ سکیں اور آئندہ سال ایسے لوگوں کو لیا جائے۔ اور ایک اعتراض یہ بھی مجھے مل رہا ہے اور شاید کسی حد تک صحیح ہے کہ مردانہ مارکی اور لجنہ کی مارکی کے درمیان ایم ٹی اے کی مارکی تھی جہاں دفاتر اور ٹرانسمشن وغیرہ کا انتظام تھا۔ اس کی وجہ سے اگر ایمرجنسی میں نکلنا پڑے تو روک پڑ سکتی ہے۔ اس لئے جلسہ گاہ کے دونوں طرف کھلے راستے ہونے چاہئیں۔ علاوہ اس اعتراض کے جو انہوں نے نہیں لکھا لیکن میرے خیال میں اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ گرمی کی وجہ سے بعض دفعہ دَر کھولنے پڑتے ہیں تو ہوا بھی اچھی آئے گی۔ اس لئے ایم ٹی اے کی مارکی کو آگے پیچھے کیا جا سکتا ہے۔

ایک خاتون جرمنی سے آئی تھیں، جلسہ کی انتظامیہ کو اُن کی بھی بات بتا دوں کہ انتظام بڑا صحیح تھا، صفائی صحیح تھی، ٹائلٹس وغیرہ بڑے اچھے تھے، لیکن ٹائلٹس میں لوٹوں کی جگہ جگ رکھے ہوئے تھے۔ تو کہتی ہیں مَیں انتظام کر سکتی ہوں کہ جرمنی سے لوٹے لا دوں یا کہیں سے منگوا دوں۔ بیشک بڑی خوشی سے انتظام کریں اور میرا خیال ہے یوکے (UK) والے اُن کی اس offer کو قبول بھی کر لیں گے۔ اسی طرح paper towel اور بڑے ڈسٹ بن جو ہیں ان کا انتظام بھی کھلا ہونا چاہئے۔ ایک شکایت یہ ہے کہ جلسہ ختم ہوتے ہی غسل خانوں میں پانی ختم ہو گیا تھا۔ جلسہ کی انتظامیہ اس کا آئندہ خیال رکھے۔

بہرحال یہ چند چھوٹی موٹی باتیں ہیں اس کے علاوہ مجموعی طور پر جلسہ کے انتظامات اور تقاریر کے معیار بھی جیسا کہ مہمانوں نے ذکر کیا اور عمومی ماحول بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اعلیٰ تھا۔ ہر شامل ہونے والے نے، جو ہر سال شامل ہوتے ہیں انہوں نے بھی اس کا اظہار کیا ہے کہ پہلے کی نسبت یہ اعلیٰ معیار ہے اور تمام کارکنان اور انتظامیہ بہرحال اس کے لئے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ کل 7 رستمبر ہے اور جو ہمارے مخالفین ہیں یہ دن بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ ان دنوں میں اپنے آپ کو انہوں نے اکٹھا کر کے ایک تو حدیث پوری کر دی، لیکن بہرحال یہ اُن کا جو بھی فعل ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ ان فرقوں سے علیحدہ ہو گئی، خود انہوں نے حدیث پوری کر دی۔ تو یہ دن بڑے زور وشور سے منایا جاتا ہے۔ جلسے ہوتے ہیں، جلوس نکلتے ہیں، جماعت کو گالیاں دی جاتی ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی بیہودہ دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ ختمِ نبوت کے نام پر ہوتا ہے اور اس دفعہ ان کا یہ ارادہ ہے کہ پورا ہفتہ عشرہ اپنے ان مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کے لئے منائیں گے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے حبیب، محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمین کو اپنے غلط مقاصد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

کے لئے بدنام کررہے ہیں خدا تعالیٰ جلد اُن کی پکڑ کے بھی سامان بھی پیدا فرمائے گا۔

اس ہفتہ میں کراچی میں پھر دو شہادتیں ہوئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد احمدیوں کے لئے بھی پاکستان میں آزادی کے اور سہولت کے سامان پیدا فرمائے۔

آج یہاں ہمارے ایک گھانین بزرگ کا جنازہ حاضر بھی ہے۔ اُن کا جنازہ بھی میں پڑھاؤں گا اور ان دو شہداء کا جنازہ غائب بھی ساتھ پڑھا جائے گا۔ کیونکہ ایک جنازہ حاضر ہے میں باہر جا کر جنازہ پڑھاؤں گا اور احباب یہیں مسجد میں صفیں درست کرلیں اور جنازہ میرے پیچھے پڑھیں۔

یہ ہمارے گھانین دوست، بزرگ جن کی وفات ہوئی ہے ان کا نام آدم بن یوسف صاحب ہے اور ان کو کینسر کی بیماری تھی۔ 3 رستمبر کو 84 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1956ء میں 27 سال کی عمر میں انہوں نے بیعت کی تھی اور بیعت کے بعد انہوں نے اپنی ملازمت چھوڑ دی اور تبلیغ شروع کر دی۔ آپ نے گھانا کے تمام علاقوں میں تبلیغ کی اور اکثر مقامات میں جماعتیں قائم کیں۔ پرانی جماعتوں کو فعال کرنے میں خصوصی کردار ادا کیا۔ ان کی تبلیغ سے سینکڑوں احباب نے احمدیت قبول کی۔ ان کی تبلیغ کے شوق کی وجہ سے ان کا نام ہی وہاں گھانا میں یوسف preacher پڑ گیا تھا۔ مرحوم 2003ء میں یوکے (UK) آئے تھے، یہاں بھی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں اور خصوصی طور پر ریڈیو پروگراموں میں تبلیغ کیا کرتے تھے جن میں voice of Africa اور WVLS ریڈیو قابلِ ذکر ہیں۔ اپنے ریجن کے سیکرٹری تبلیغ بھی تھے۔ 2001ء میں ان کو حج کی سعادت بھی ملی۔ 2005ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، صالح، نماز روزے کے پابند اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں دو بیویاں اور دس بیٹیاں یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی احمدیت ہمیشہ قائم رہے۔

جو شہداء ہیں اُن میں سے ایک شہید ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب ابن ڈاکٹر سید منظور احمد صاحب لانڈھی کراچی ہیں۔ ان کی شہادت 31 راگست کو ہوئی تھی۔ 31 راگست کو یہ اپنے کلینک میں بیٹھے ہوئے تھے، مریضوں کو چیک کررہے تھے اسی دوران دو مرد اور دو خواتین مریض کے روپ میں کلینک میں داخل ہوئے اور ان میں سے ایک مرد نے ڈاکٹر صاحب پر فائرنگ کر دی۔ ڈاکٹر صاحب کو چھ گولیاں لگیں۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے گولیوں کی آواز سنی تو معمول کی فائرنگ سمجھی۔ وہاں کراچی میں تو ہر وقت فائرنگ ہوتی رہتی ہے مگر ان کے پڑوسی فائرنگ کی آواز سن کر باہر نکلے تو کلینک سے چار افراد کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ فوراً کلینک کی طرف آئے تو دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب خون میں لت پت زمین پر گرے ہوئے ہیں۔ وہ ڈاکٹر صاحب کو فوراً ایک گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے گئے مگر ڈاکٹر صاحب راستے میں ہی جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب کے ذریعہ ہوا تھا جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورِ خلافت میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے دادا کا تعلق تلونڈی ضلع گوجرانوالہ سے تھا اور 1970ء میں ان کے دادا کراچی شفٹ ہو گئے تھے۔ شہادت کے وقت شہید مرحوم کی عمر 55 سال تھی۔ آپ نے انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ اُس کے بعد مکینیکل انجینئرنگ میں ایسوسی ایٹنگ انجینئر کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ پھر کراچی یونیورسٹی سے ڈی ایچ ایم ایس کی ڈگری حاصل کی۔ نیشنل آئل ریفائنری میں کم وبیش تیس سال ملازمت کی اور اب تین سال کے بعد ریٹائر ہونے والے تھے۔ شہید مرحوم شہادت کے وقت بطور سیکرٹری دعوتِ الی اللہ حلقہ لانڈھی خدمات کی توفیق پا رہے تھے۔ اس سے پہلے بھی مختلف عہدوں پر یہ خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم انتہائی نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ بڑے ہنس مکھ، صلح جُو، ملنسار۔ آپ کا حلقہ احباب انتہائی وسیع تھا۔ اپنے علاقے میں ایک معزز شخصیت تھے۔ آپ کی شہادت کے بعد محلے داروں کی ایک کثیر تعداد تعزیت کی غرض سے آپ کے گھر میں جمع ہوگئی۔ عزیز رشتہ داروں کے ساتھ بھی بہت اچھا تعلق تھا۔ اگر کوئی زیادتی بھی کر جاتا تو درگزر کرتے اور خود آگے بڑھ کر صلح کا ہاتھ بڑھاتے۔ آپ ایک کامیاب ہومیوپیتھی ڈاکٹر بھی تھے۔ مستقل مریضوں کی تعداد بھی بہت وسیع تھی۔ کئی مرتبہ یہ ہوا کہ دفتر سے تھکے ہوئے آئے ہیں اور گھر آتے ہی مریض آ گئے تو فوراً اُن کا علاج شروع کر دیا۔ نمازوں کے پابند اور باقاعدگی کے ساتھ تہجد کا التزام بھی کیا کرتے تھے۔ اور بے انتہا مصروفیت کے باوجود حلقے میں دورہ جات کے لئے حتی الوسع اپنی بیوی کی، جو صدر لجنہ ہے، معاونت کرتے۔ اُن کے ساتھ دورہ کیا کرتے تھے۔ انتہائی شفیق باپ اور بچوں کی پڑھائی اور تربیت پر توجہ دینے والے۔ ان کی اہلیہ محترمہ سیدہ طاہرہ طاہر صاحبہ اور تین بیٹے عزیزم رضوان طاہر عمر 32 سال، فرحان طاہر 29 سال، مجتبیٰ طاہر 19 سال اور بیٹیاں صبوحی عثمان اور عزیزہ رباب طاہرہ انہوں نے سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ شہید مرحوم کے درجات بلند کرے۔

دوسرے شہید ہیں مکرم ملک اعجاز احمد صاحب ولد مکرم ملک یعقوب احمد صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کے۔ ان کی شہادت 4 رستمبر کو ہوئی ہے۔ 4 رستمبر کو تقریباً پونے گیارہ بجے ان کی شہادت ہوئی۔ شہید مرحوم گارمنٹ فیکٹری میں اپنے بھائی مکرم ملک رزاق احمد صاحب کے ہمراہ سٹیچنگ (stiching) کی ٹھیکیداری کا کام کیا کرتے تھے۔ دونوں گھر سے فیکٹری جانے کے لئے اپنی علیحدہ علیحدہ موٹر سائیکلوں پر نکلے تو اپنے بھائی سے پیچھے کچھ فاصلے پر تھے کہ رستے میں کھڑے دو نامعلوم افراد نے اُن کے قریب آ کر بائیں سائڈ سے کان کے قریب فائر کیا۔ گولی سر سے آر پار ہوگئی جس سے آپ موقع پر شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وقوعہ کے بعد حملہ آور موٹر سائیکل پر فرار ہو گئے۔ پیچھے آنے والی ایک کار کے ڈرائیور نے بتایا کہ حملہ آور دو نوجوان تھے، موٹر سائیکل چلانے والے نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا جبکہ پیچھے بیٹھا ہوا شخص جس نے حملہ کیا ہے، ہلکی داڑھی والا نوجوان تھا۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پردادا میاں احمد صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے خلافتِ ثانیہ کے دور میں مکرم ومحترم چوہدری غلام رسول بسراء صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ سے متاثر ہوکر بیعت کی۔ آپ کے پردادا بیعت کے وقت جوڑا کلاں خوشاب میں رہائش پذیر تھے مگر مخالفت کی وجہ سے مکرم چوہدری غلام رسول بسراء صاحب کے مشورے سے چک 99 شمالی سرگودھا شفٹ ہو گئے جہاں پر خاندان کو جماعت کی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ وہاں کی مسجد کی تعمیر میں بھی ان کے والد نے بڑا کردار ادا کیا۔ مرحوم کے والد ملک یعقوب احمد صاحب، ان کی عمر 90 سال ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ ان کی والدہ وفات پا چکی ہیں۔ 1990ء میں یہ لوگ سرگودھا سے کراچی شفٹ ہو گئے تھے اور اپنے بہنوئی مکرم نواز صاحب شہید (ان کے بہنوئی بھی شہید کئے گئے تھے گزشتہ سال ستمبر میں) اُن کے پاس شفٹ ہو گئے تھے۔

شہید مرحوم انتہائی مخلص اور محبت کرنے والے ہمدرد انسان تھے۔ ہر ایک سے خوش ہوکر ملتے۔ کسی کی دل شکنی ان کو پسند نہ تھی۔ بچوں کے ساتھ انتہائی محبت کے ساتھ پیش آتے۔ اپنے بچوں کے علاوہ اپنے بھائی کے بچوں کے ساتھ بھی انتہائی شفقت سے پیش آتے جو آپ کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ جماعت کے لئے بہت ایمانی غیرت رکھتے تھے۔ جب کسی شہادت کا ذکر سنتے تو اپنے دل پر گہرا اثر لیتے۔ نظامِ جماعت کی آپ کامل اطاعت کرتے۔ جب کسی کام کے لئے کہا جاتا تو فوراً بشاشت کے ساتھ کرتے۔ گزشتہ سال اپنے بہنوئی محمد نواز صاحب شہید کی شہادت کے موقع پر بار بار اس بات کا اظہار کرتے کاش یہ سعادت مجھے نصیب ہوتی۔ شہید مرحوم کی عمر 36 سال تھی۔ پسماندگان میں والد مکرم ملک یعقوب احمد صاحب کے علاوہ اہلیہ محترمہ راشدہ اعجاز صاحبہ، ایک بیٹی عزیزہ ماہ نور اعجاز عمر 12 سال اور دو بیٹے عزیزم جواد احمد عمر 10 سال اور عزیزم منظور اعجاز عمر 8 سال سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے اور ان کا حامی وناصر ہو۔

❁❁❁

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم محمد سعید صدیقی صاحب آف کانپور مورخہ ۲/اکتوبر کو ۶۵ سال کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف پیدائشی احمدی تھے اور موصی بھی تھے موصوف کو ۳۰ سال جماعت احمدیہ کانپور میں بحیثیت سیکرٹری مال کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ فدائی احمدی خوش اخلاق مہمان نواز تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد فرید انور صدیقی کانپور۔ یوپی)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور 2013ء

سنگاپور کی استقبالیہ تقریب میں غیر از جماعت سرکردہ حکام اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی شرکت۔

صدر مملکت سنگاپور اور مختلف وزراء کی طرف سے نیک تمناؤں کے پیغامات۔

❁... آج دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اس قسم کا نظام اور قیادت نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی اسلام کا صحیح نمونہ ہے

❁... آج صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی ہیں جو اسلام کو امن پسند مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

❁... حضور انور کی تمام تر تقریر اسلامی تعلیمات پر مبنی تھی۔ حضور انور نے انسانیت، انصاف اور امن پر مبنی اقتصادی نظام کے بارہ میں جو تعلیمات بیان کی ہیں، اس نے گہرا اثر کیا ہے۔

(تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) (قسط:4)

26 ستمبر بروز جمعرات 2013ء

(دوسری قسط)

آج کی اس اہم تقریب میں سنگاپور کے علاوہ کمبوڈیا، انڈونیشیا، ملائشیا، فلپائن اور میانمار (برما) سے یکصد سے زائد غیر از جماعت سرکردہ حکّام اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

کمبوڈیا سے درج ذیل مہمان اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے:

= Mrs. Keo Sothery (ڈائریکٹر جنرل منسٹری آف کلچر اینڈ ریلیجن)۔

= Mrs. Min Chandyneth (کیبنٹ ڈائریکٹر منسٹری آف کلچر اینڈ ریلیجن)۔

= Mr. Say Amnann (ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹ آف انٹرنیشنل کوآپریشن کمبوڈیا)۔

= Mr. Uong Vibal (آفس سیکرٹری آف سٹیٹ منسٹری آف کلچر اینڈ ریلیجن)۔

انڈونیشیا سے اس تقریب میں 48 غیر از جماعت مہمان شامل ہونے کے لئے سنگاپور پہنچے۔ انڈونیشیا سے آنے والے مہمانوں میں:

= Mr. Zuhairi Misrawi (موصوف Peoples Repersentatives Asembly of Indonesia کے سپیکر کے ایڈوائزر ہیں)۔

= پروفیسر ڈاکٹر قاسم Alauddin) Mathar یونیورسٹی)۔

= Mr. Kuwto Sofianto (Ph.D. ہیں اور بانڈانگ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں)۔

= Mr. Saeful Abdullah (Ex-Chief of FPI-Bandung)۔

= Mr. Dedy Jamaludin (سابق ممبر آف پارلیمنٹ انڈونیشیا)۔

= Mr. Mohammad Suhan (Bandung یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں)۔

= Mr. Andar Nobowo (جکارتہ یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں)۔

= Mr. Zuli Qadir (Jogjakarta یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں)۔

= Mr. Mohammad Sodik (Jogjakarta یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں)۔

= Mr. Ahmad Syam Mifid (حکومت کے مذہبی امور کے ڈیپارٹمنٹ میں ریسرچر ہیں)۔

= Ms. Alissa Qotrunnada (سابق صدر مملکت انڈونیشیا عبد الرحمن واحد کی بیٹی ہیں)

علاوہ ازیں انڈونیشیا کی سب سے بڑی مذہبی جماعت نہضۃ العلماء (Nahdhatul Ulama) کے مختلف شعبوں اور ڈیپارٹمنٹس سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد آئے۔

اسی طرح بعض اخبارات اور رسائل کے جرنلسٹس شامل ہوئے۔ بعض ایسے سکالرز بھی شامل ہوئے جو مختلف اداروں میں بطور ریسرچر کام کر رہے ہیں۔ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی انڈونیشیا سے آنے والے مہمانوں میں شامل تھے۔

انڈونیشیا میں جہاں علماء کی طرف سے جماعت کی شدید مخالفت ہے اور پرسی کیوشن ہو رہی ہے، گزشتہ سالوں میں احمدیوں کو شہید بھی کیا گیا ہے، بہت سے زخمی بھی ہوئے، مساجد میں توڑ پھوڑ کی جاتی ہے اور مساجد جلائی جاتی ہیں اور بعض مساجد/مشن ہاؤسز مقامی حکومتی اداروں کی طرف سے سِیل بھی کردیئے جاتے ہیں۔ ان سب مخالفانہ حالات کے باوجود مختلف حکومتی اور تعلیمی اور بعض دوسرے اداروں سے تعلق رکھنے والے صاحب علم افراد کا محض آج کی اِس تقریب میں شمولیت کے لئے سنگاپور کا سفر اختیار کرنا یقیناً ایک نشان ہے اور اُن عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات کا پیش خیمہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کو دنیا کے اس خطّہ زمین میں بھی عطا ہونے والی ہیں۔

پھر ملک فلپائن سے درج ذیل مہمان سفر کرکے آئے اور آج کی اس تقریب میں شامل ہوئے:

= Mr. Eddie Jadja (یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں)۔

= Mr. Yul Olaya (UN میں آفیشل ہیں)۔

= Mr. Gumail Alim (Executive Director Consortium of Bangsmoro Civil Society)۔

= Mr. Barakatul Candaag (سابق ایجوکیشن منسٹر اور Attoney At Law ہیں)۔

ملک میانمار (برما) سے Mr. Shar Nyi Nyi شامل ہوئے جو Political and Social Activist ہیں۔

ملک سنگاپور سے اس تقریب میں 39 سرکردہ افراد اور مختلف شعبوں اور اداروں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں:

= Mr. Lee Koon Choy (جو سنگاپور کے مختلف ممالک میں ایمبیسیڈر اور منسٹر آف سٹیٹ رہ چکے ہیں اور ملک سنگاپور کے بانی ممبران میں سے ہیں اور موجودہ پرائم منسٹر کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں)۔

= برٹش ہائی کمشنر سنگاپور۔

= فرسٹ سیکرٹری جرمن ایمبیسی۔

= فرسٹ سیکرٹری ہائی کمیشن آف انڈیا۔

= Premier سیکرٹری فرانس ایمبیسی۔

= Ms. Helen Loose جرمن ایمبیسی۔

= سابق وزیر خارجہ بنگلہ دیش ڈاکٹر افتخار چوہدری۔

= سابق وزیر خزانہ پاکستان شاہد جاوید برکی (موصوف اس وقت ورلڈ بنک میں وائس پریذیڈنٹ ہیں)۔

= پروفیسر ریاض حسن (Flinders University سنگاپور)۔

= Mr. Harbans Singh پولیس انسپیکٹر۔

= Mr. Johnson Paul سینئر ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف ساؤتھ ایشین سٹڈیز۔

= اس کے علاوہ ریڈ کراس اور مختلف آرگنائزیشنز اور چیریٹیز کے نمائندے، ہندو آرگنائزیشن اور دیگر تنظیموں کے افراد، اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

اس تقریب کے حوالہ سے سنگاپور حکومت کے سرکردہ حکام کی طرف سے جوابی خطوط اور پیغامات بھی موصول ہوئے۔

صدر مملکت سنگاپور Hon. Tony Tan Keng Yam کی طرف سے خط موصول ہوا۔ موصوف نے لکھا کہ وہ اس تقریب، سمپوزیم کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ درج ذیل وزراء نے اس پروگرام کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا:

= منسٹر فار ڈیفنس (وزیر دفاع) آنریبل ڈاکٹر NG. Eng Hen۔

= منسٹر فار کمیونیکیشن اینڈ انفارمیشن آنریبل ڈاکٹر یعقوب ابراہیم۔

= منسٹر ''پرائم منسٹر آفس، سیکنڈ منسٹر فار ہوم افیئرز اینڈ ٹریڈ اینڈ انڈسٹری Hon. S. Iswaran۔

= ڈپٹی پرائم منسٹر و منسٹر فار فنانس Hon. Tharman Ihanmuga Ratnam۔

= سینئر منسٹر آف سٹیٹ Hon. Masagos Zulkifli۔

= سینئر منسٹر آف سٹیٹ Hon. Ms Indranee Rajan۔

= منسٹر آف سٹیٹ Hon. Dr. Amy Khor۔

علاوہ ازیں مختلف محکموں اور اداروں سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد نے بھی اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اس تقریب کا اختتام رات دس بجے ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے دس بجے مسجد طہٰ تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

آج کی اس تقریب کے بارہ میں مختلف مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا ہے:

= Mr. Ida Rosyidah Abdurrohim جو Indonesian Mosque Council's Moslimah Talent Department کے ہیڈ ہیں۔ سٹیٹ اسلامک یونیورسٹی جکارتہ میں لیکچرر ہیں اور اسی یونیورسٹی میں Women Study Center کے ہیڈ ہیں، نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

''وہ حضور انور کے خطاب سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ جماعت کو چاہئے کہ وہ ترقی یافتہ ممالک کے علوم و فنون ترقی پذیر ممالک میں لے کر جائے اور اس طرح عالمی ناانصافی اور غربت سے لڑنے کے لئے سب کی رہنما جماعت بنے کیونکہ آج دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اس قسم کا نظام اور قیادت نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی اسلام کا صحیح نمونہ ہے''۔

= Mrs. Evi Soria Inayati۔ موصوفہ The National Board of Nasyiatul Aisyah کی چیئروومین رہ چکی ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب نہایت دلچسپ اور مؤثر تھا۔ مَیں امید کرتی ہوں کہ اس خطاب سے بالخصوص اسلامی دنیا میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔

= Mr. Elga Saparung جو Yogyakarta میں انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے ممبر ہیں، انہوں نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب بہت پُراثر تھا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں اُن تمام پہلوؤں کو چھوا ہے جن کا آجکل دنیا کو سامنا ہے مثلاً مختلف ثقافتوں کا ملاپ، تعلیم، امن اور اقتصادیات وغیرہ۔

= Mr. Asep Rizal جو تاسک ملایا میں Youth Movement کے ممبر ہیں، انہوں نے کہا کہ حضور انور کا خطاب تمام انڈونیشین لوگوں تک پہنچنا چاہئے تاکہ وہ امن اور ہم آہنگی پر مشتمل اسلامی تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

= Mr. Kunto Sofianto جو Ph.D. ہیں اور انڈونیشیا میں Padjadjaran یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے چہرہ پر اخلاص کا نُور ہے۔ میری خواہش ہے کہ انڈونیشیا کے وہ لوگ جو احمدیوں کے مخالف ہیں وہ حضور سے خود ملیں اور

حضور کی باتیں سنیں تا کہ اُن کے دل کھلیں۔ آج صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی ہیں جو اسلام کو امن پسند مذہب کے طور پر پیش کرر ہے ہیں۔

= ملائشیا سے آنے والے ایک مہمان Dr. Bernard Maraat نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے اس ایڈریس نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہمارے اس ریجن میں اس ایڈریس کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ مجھے امید ہے اور میری خواہش ہے کہ اس جیسا پروگرام ملائشیا میں بھی ہو۔

= Mr. Wahyu Iryana جو اسلامک یونیورسٹی بانڈونگ انڈونیشیا میں لیکچرار ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے آج جو خطاب فرمایا ہے مَیں اس خطاب سے پوری طرح متفق ہوں اور حضور کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ حضور نے یہ درست فرمایا ہے کہ بہتر زندگی کے قیام کے لئے، امّت کے اتحاد اور باہمی برداشت کے لئے امن کا قیام ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

= سنگاپور سے ہندو ایسوسی ایشن کے ایک ممبر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے خطاب نے بہت متأثر کیا ہے۔ میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ ایک بہت ہی خوشی کا موقع تھا۔ ہم قیام امن کے حوالہ سے اور دنیا میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے پر حضور انور کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔

= Miss Yuniata نے جو بانڈونگ انڈونیشیا میں انٹرفیتھ کمیونٹی کی سیکرٹری ہیں، نے کہا کہ مَیں آج اس پروگرام میں شریک ہوکر بہت متأثر ہوئی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو انسانیت، انصاف اور امن کے قیام کو فوقیت دیتا ہے۔

= Dr. Maria Ulfah Anshor جو انڈونیشیا کمیشن فار چائلڈ پروٹیکشن اور نوجوان لڑکیوں کی تنظیم کی چیئر پرسن ہیں اور ایک کالج میں لیکچرار ہیں اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی رہ چکی ہیں، نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متأثر کُن تھا۔ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں عصر حاضر کے مسائل اور ان کا جو حل بیان فرمایا ہے اُس نے ہمیں بہت متأثر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم اور مشکل ترین حالات میں جماعت احمدیہ کا جو ردّ عمل ہے، وہ بہت قابل تعریف ہے۔

= Mr. Pitoyo جو انڈونیشین اخبار Tribune Jabar کے جرنلسٹ ہیں اور احمدیت کے موضوع پر Ph.D. کر رہے ہیں، انہوں نے اپنے تأثرات کے اظہار میں کہا کہ حضور انور کی تمام تر تقریر اسلامی تعلیمات پر مبنی تھی۔ حضور انور نے انسانیت، انصاف اور امن پر مبنی اقتصادی نظام کے بارہ میں جو تعلیمات بیان کی ہیں، اس نے گہرا اثر کیا ہے۔ مَیں ان سب امور سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔

= Mr. Firman Prianto جو بانڈونگ انڈونیشیا میں انٹرفیتھ کمیونٹی کے کوآرڈینیٹر ہیں، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں جماعت کی انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے نمائش دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں۔ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کا خطاب بہت پُراثر تھا۔ مَیں تمام باتوں سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور حضور کے خیال سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ مذہب کے اختلاف کے باوجود ہم انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

= برطانیہ کے ایک انگریز نوجوان جو سنگاپور میں گزشتہ 27 سال سے مقیم ہیں اور یہاں مسلمانوں کی ایک کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں، وہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ جب مَیں نے اس پروگرام میں شامل ہونے کا ارادہ کیا تو میری کمپنی والوں نے مجھے روکا کہ اس پروگرام میں شامل نہیں ہونا، دو تین بار روکا اور مجھے یہ بھی کہا کہ تمہیں فارغ کردیں گے۔ لیکن اس کے باوجود مَیں شامل ہوا۔

موصوف نے تقریب کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ مَیں پہلے سے مسلمان ہوں لیکن اسلام کی جو سچی اور حقیقی تعلیم آج سنی ہے وہ زندگی میں پہلی مرتبہ سنی ہے اور اسلام کی یہ تصویر پہلی مرتبہ دیکھی ہے۔ جب مَیں یوکے آؤں گا تو حضور انور سے وہاں بھی ملوں گا۔

اس خطّہ زمین میں آج کی یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی آئندہ عظیم الشان فتوحات کے لئے ایک بنیادی اینٹ اور ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

27 ستمبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

(قسط: اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لے جاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصول ہونے والی ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بڑی تعداد میں احباب انڈونیشیا اور ملائشیا سے پہنچے تھے۔ انڈونیشیا اور ملائشیا سے آنے والوں کی تعداد قریباً تین ہزار کے لگ بھگ تھی۔ اس کے علاوہ کمبوڈیا، فلپائن، تھائی لینڈ، پاپوانیوگنی، برونائی، میانمار (برما)، انڈیا اور بعض دوسرے ممالک سے بھی احباب سنگاپور پہنچے تھے۔

مسجد طٰہٰ کے صحن اور کھلے احاطہ میں مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگا کر نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد اور نچلے دونوں ہال اور مارکیز ہر جگہ نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق ڈیڑھ بجے مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہّد، تعوّذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر مجھے اس علاقے کے احمدیوں سے ملنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا کے حالات جماعتی لحاظ سے ایسے ہیں کہ وہاں میرا جانا مشکل ہے۔ اس لئے سنگاپور ہی ایسی جگہ ہے جہاں ان جماعتوں کے افراد سے ملاقات کے سامان اللہ تعالیٰ مہیا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا فرمائے کہ ان ملکوں میں بھی آسانیاں پیدا ہوجائیں اور جماعت کے لئے آسانیاں پیدا ہوں اور وہاں جانا خلیفہ وقت کے لئے بھی سہولت سے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اس دفعہ انڈونیشیا اور ملائیشیا سے تین ہزار سے اوپر احمدی آئے ہیں۔ زیادہ تعداد انڈونیشیا کے احمدیوں کی ہے۔ اس کے علاوہ تھائی لینڈ، برما، میانمار، فلپائن وغیرہ سے احمدی بھی اور بعض غیر از جماعت بھی تشریف لائے ہیں۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ملاقات کے سامان پیدا فرما دیئے۔

اس خطے میں انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں احمدیت کی وجہ سے افرادِ جماعت پر بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور بعض شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور حکومتی اہلکاروں کی موجودگی میں سب کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ یہ نہیں کہ بند ہوگیا ہے یا ایک دفعہ ہوا۔ تقریباً سات سال پہلے مَیں یہاں پہلی دفعہ آیا تھا تو اس وقت بھی کچھ عرصہ پہلے احمدیوں پر انڈونیشیا میں ظلموں کا ایک سلسلہ شروع ہوا تھا۔ مساجد پر حملے ہوئے، توڑ پھوڑ ہوئی، جماعتی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں پر حملے ہوئے، جانی اور مالی نقصان ہوا۔ بہرحال اس کے بعد تو دشمنی کا یہ سلسلہ جو ہے وہ تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔ جانی و مالی نقصان ہوتا رہا اور آپ سب جانتے ہیں کہ کس طرح ظالمانہ اور وحشیانہ طور پر پولیس کی نگرانی میں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ ایسا ظلم تھا کہ انصاف پسند لوکل پریس نے بھی اس ظلم کی مذمت کی۔ آج کل میڈیا کی وجہ سے دنیا اتنی قریب ہوچکی ہے کہ جو ظلم ہوئے وہ فوری طور پر دنیا کے ہر کونے میں پھیل گئے۔ یعنی اس کی تفصیل دنیا کے ہر شخص تک پہنچ گئی اور دنیا کی نظر بھی اس طرف مبذول ہوئی اور اس کے لئے آوازیں بھی اٹھائی گئیں۔ بہرحال وہ سب ادارے یا لوگ جنہوں نے جماعت کے خلاف ان مظالم پر آواز اٹھائی ہم ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ لیکن ہر ظلم جو جماعت پر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے لحاظ سے بعض اچھے نتائج بھی پیدا فرما دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انڈونیشیا کے احمدیوں پر اس ظلم کی وجہ سے جماعت کا بہت وسیع تعارف دنیا میں ہوا۔ افریقہ کے ایک دور دراز علاقے میں جب یہ ویڈیو دکھائی گئی، جب ان تین احمدیوں کو شہید کیا گیا تو وہاں کے ایک بڑے عالم نے جب یہ ویڈیو دیکھی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایسا ظلم صرف مومنوں پر ہو سکتا ہے اس لئے آج سے مَیں احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرتا ہوں۔ اس ظلم کی وجہ سے صرف انڈونیشیا میں ہی بعض بیعتیں نہیں ہوئیں بلکہ دنیا کے بہت سارے علاقوں میں بھی بیعتیں ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے بعد انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ جہاں احمدیوں پر وحشیانہ طور پر مظالم ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں تو اب کچھ حد تک کمی واقعہ ہو رہی ہے لیکن پاکستان میں مسلسل یہ ظلم جاری ہے اور یہ ظلم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہے ہیں۔ اُس خدا کے نام پر یہ ظلم ہو رہے ہیں جس کی تعلیم حقوق العباد کی ادائیگی سے بھری پڑی ہے۔ اُس خدا کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جو مسلمانوں کو رحم اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ اُس رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جو رحمۃ للعالمین ہے۔ اُس رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں جس نے جنگ کی حالت میں بھی ظلم سے روکا ہے۔ جس نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے پر اپنے صحابی سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور جب صحابی نے جواب دیا کہ یہ کلمہ تو اس کافر نے تلوار کے خوف سے پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ خوف سے کلمہ پڑھا گیا تھا یا دل سے کلمہ پڑھا گیا تھا؟ بہرحال پاکستان میں تو ظلموں کی انتہا ہے اور کلمہ پڑھنے والوں پر ظلم کیا جا رہا ہے اور کلمہ کے نام پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ اور اُنہی کا اثر اور اُن پاکستانی مُلّاؤں کا اثر ہی انڈونیشیا کے مُلّاؤں پر بھی ہے جو یہ ظلم کرتے رہے ہیں یا کرنے کی طرف لوگوں کو ابھار رہے ہیں۔ جب بھی موقع ملتا ہے مخالفین نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جتنا مخالفت میں دشمن بڑھ رہا ہے، احمدیوں میں استقامت بھی اُس سے بڑھ کر بڑھ رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے مخالفین نہیں جانتے کہ احمدیت وہ حقیقی اسلام ہے جس نے اپنی جڑیں ہمارے دلوں میں لگائی ہوئی ہیں اور کوئی مخالفت اور کوئی تیز آندھی ہمارے ایمان کی مضبوط جڑوں کو ہم سے جدا نہیں کرسکتی۔ احمدی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نظاروں کو دیکھ کر کس طرح اپنے خدا سے کئے ہوئے عہد سے منہ موڑ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے جڑ کر پھر کس طرح اپنے بندھن کو توڑ سکتا ہے۔ وہ بندھن جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بندھن کو مزید مضبوط کر دیا ہے، جس نے ایمان میں ترقی کے وہ راستے دکھائے ہیں جن سے غیر احمدی مسلمان نا آشنا ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو چاہئے کہ ان مخالفتوں کی آندھیوں کے باوجود اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے۔ استقامت کے اِن نمونوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایمان و اخلاص میں بڑھتا چلا جائے اور ثبات قدم کے لئے دُعا بھی کرے کیونکہ ثبات قدم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی عطا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکنا اور اُس کی عبادت کا حق ادا کرنا بھی بہت زیادہ ضروری ہے۔ اِسی طرح اپنی عملی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا صرف اُن احمدیوں کا کام نہیں جن پر سختیاں ہو رہی ہیں بلکہ ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں۔ سنگاپور کے احمدی بھی اور برما کے احمدی بھی اور تھائی لینڈ کے احمدی بھی اور دنیا کے ہر ملک کے احمدی اگر اپنی ایمانی حالتوں کا جائزہ نہیں لیں گے تو اس میں ترقی نہیں کریں

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''لا مھدی الا عیسیٰ والی حدیث پر محدثین کو کلام ہے مگر مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۴)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

گے اور اگر احمدیت میں ترقی نہیں ہوگی تو احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ **اس خطبہ کا مکمل متن حسب طریق اخبار بدر کے قریبی شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔**)

اجتماعی بیعت

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق اجتماعی بیعت ہوئی جو MTA پر Live نشر ہوئی۔

اجتماعی بیعت کے دوران بڑے رقّت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ بہت سے احباب اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف پارہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔ ان لوگوں نے روتے ہوئے بیعت کے تمام الفاظ دہرائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے یہ جذبات قبول فرمائے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کا دن بھی جماعت احمدیہ سنگاپور کی تاریخ میں ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ سنگاپور کی سرزمین سے دوسری مرتبہ کسی بھی خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔

سنگاپور کا یہ ملک جہاں احمدیت کی آواز کو دبانے اور احمدیت کا وجود مٹانے کے لئے مخالفین نے اپنا پورا زور لگایا۔ یہاں کے ابتدائی مبلغ سلسلہ مولانا غلام حسین ایازؔ صاحب مرحوم کو مخالفین نے اپنی مسجد سلطان میں (جہاں مولانا صاحب موصوف لیکچر دینے اور تبلیغ کے لئے گئے تھے) مار مار کر بے ہوش کر دیا تھا اور مسجد کی بلند کھڑکی سے نیچے سڑک پر پھینک دیا تھا جس سے آپ کو مزید گہرے زخم آئے اور آپ نصف گھنٹہ تک سڑک پر ہی بے ہوش پڑے رہے۔ کسی احمدی نے آپ کو دیکھا اور پولیس کو اطلاع دی تو آپ کو وہاں سے بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر ہسپتال پہنچایا گیا۔ پھر ایک بار مخالفین نے آپ کو چلتی بس سے دھکا دے کر نیچے گرا دیا جس سے آپ کو گہری چوٹیں آئیں۔ ابتدائی احمدیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک روا رکھا گیا۔ لیکن مخالفین اپنی ان کوششوں میں نامراد رہے اور جماعت مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن رہی۔

سنگاپور کی یہی سرزمین جہاں سے احمدیت کو مٹانے کی کوششیں ہوئی تھیں آج اِسی سرزمین سے ایک دفعہ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ، احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سنگاپور کا یہ دورہ بہت سے نشانات لئے ہوئے ہے اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق پچھلے پہر پانچ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے۔

مسجد کے بیرونی گیٹ پر، ملک میانمار (برما) سے آئی ہوئی ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوفہ الحاجہ نور جہاں صاحبہ بیمار تھیں اور وہیل چیئر پر تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت موصوفہ سے حال دریافت فرمایا اور گفتگو فرمائی۔ موصوفہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں 14 سے 25 سال کی عمر تک کے واقفین نو اطفال اور خدام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

واقفین نو اطفال و خدام کی کلاس

انڈونیشیا، ملائشیا اور سنگاپور کے 71 واقفین نو اطفال اور خدام نے اس کلاس میں شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم چودھری مبارک احمد آف انڈونیشیا نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم مدثر احمد آف سنگاپور نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ''حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی'' میں سے چند منتخب اشعار عزیزم فواد احمد ناصر آف ملائشیا نے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد عزیزم عبدالسلام ناصر آف ملائشیا نے Malaysian Mandarin زبان میں Independence Day کے عنوان پر تقریر کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔

❁... بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو خدام سے دریافت فرمایا کہ ''واقف نو کیا ہے؟ کیا یہ ٹائٹل ہے یا عہد ہے؟''۔ اس پر ایک خادم نے جواب دیا کہ یہ ''عہد'' ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ عہد تو پہلے تمہارے ماں باپ نے کیا تھا۔ اب تم یونیورسٹی میں ہو۔ کیا تم اس عہد کو، اس وعدہ کو آگے جاری رکھنا چاہتے ہو؟ جس پر اس نوجوان نے جواب دیا کہ آگے جاری رکھنا چاہتا ہوں۔

❁... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انڈونیشیا کے سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت فرمائی کہ جو بچے پندرہ سال سے اوپر کے ہیں، ان میں سے ہر ایک سے وقف کا فارم پُر کروائیں۔ اور جب یہ تعلیم مکمل کرلیں تو پھر ان سے پوچھیں کہ جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہو یا Job کرنا چاہتے ہو؟

❁... ایک نوجوان نے عرض کیا کہ مَیں پٹرولیم انجینئر ہوں اور جماعت میں خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: پٹرولیم انجینئر ہو تو آپ کو کہاں بھیجوں۔ **حضور انور نے سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت فرمائی** کہ واقفین نو نے اپنی تعلیم کے دوران جب بھی کسی فیلڈ کا انتخاب کرنا ہے تو باقاعدہ ان کی کونسلنگ ہو، کمیٹی ان کی کونسلنگ کرے، ان کو بتائے کہ کس فیلڈ میں جانا بہتر ہے۔ اسی طرح سینٹر کو بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کونسی فیلڈ اختیار کی گئی ہے۔ پھر جب پڑھائی مکمل ہوجائے تو وہ وقف نو نظام کے تحت سینٹر کو بتائے کہ اس مضمون میں یا اس فیلڈ میں اپنی تعلیم مکمل کرلی ہے۔ اب کیا کروں؟ جماعت کی خدمت کروں یا مزید ریسرچ کروں یا کوئی اَور کام کروں۔ تو اس کا فیصلہ جماعت کرے گی کہ آپ نے آئندہ کیا کرنا ہے۔ آپ خود فیصلہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہوا ہے۔

❁... انڈونیشیا کے ایک واقف نو خادم نے بتایا کہ اُس نے Law میں تعلیم مکمل کی ہے اور اس وقت قانونی معاملات میں جماعت کی خدمت کر رہے ہیں اور جماعت کی Law کمیٹی کے ممبر ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مرکز کو اس کا علم ہونا چاہئے۔ مرکز کو انفارم کریں۔

❁... انڈونیشیا کے ایک واقف نَو نے عرض کیا کہ کیا مَیں ماسٹرز کی ڈگری میں تعلیم جاری رکھ سکتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے موصوف کو اجازت عطا فرمائی اور فرمایا کہ ماسٹرز مکمل کرو لیکن مرکز کو انفارم کرو اور مرکز کو Update کرو۔

❁... سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ انڈونیشیا کے ساٹھ سے زائد واقفین نو نے اپنی بیچلرز کی ڈگری مکمل کرلی ہے اور ان سب نے امیر صاحب انڈونیشیا کو رپورٹ کردی ہے۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ سینٹر کو رپورٹ کریں کہ انہوں نے اپنی ڈگری مکمل کرلی ہے اور ساٹھ سے زائد گریجوایٹ ہوگئے ہیں۔ نیز اب ان سے باقاعدہ پوچھیں کہ جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں یا اپنی جاب (job) کرنا چاہتے ہیں۔ جو جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں ان کی فہرست امیر صاحب مرکز کو بھجوائیں کہ یہ خدمت کے لئے تیار ہیں اور ہمارے پاس فلاں فلاں جگہیں خالی ہیں جہاں ہم ان سے خدمت لینا چاہتے ہیں۔ اگر خدمت کے لئے کوئی جگہیں نہیں ہیں تب بھی واضح کرکے لکھیں کہ ہمارے پاس ان کے لئے کوئی Vacancies نہیں ہیں۔ تاکہ مرکز فیصلہ کرے کہ ان سے کہاں خدمت لینی ہے یا ان کو کہا جائے کہ تم فی الحال اپنی اپنی job کرلو۔

❁... ایک واقف نَو، نوجوان کے اس سوال پر کہ اسلام تمام مذاہب میں سے سب سے اچھا مذہب ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام تمام مذاہب میں سے سب سے بہتر دین ہے۔ یہ آخری مکمل مذہب ہے، دین کامل ہے، قرآن کریم آخری کتاب ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں پیشگوئی بھی فرمائی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات بھلا دی جائیں گی۔ مسجدیں آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس زمانہ کے علماء کی طرف سے فتنے اٹھیں گے اور انہی کی طرف واپس لَوٹیں گے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو بھجوائے گا۔ مسیح اور مہدیؑ آئے گا۔ تم اُسے قبول کرنا اور میرا اسلام اُسے پہنچانا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ آچکا ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہیں۔ 1889ء میں آپؑ نے جماعت کی بنیاد ڈالی۔ ہم آپ کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں جبکہ دوسرے مسلمان آپؑ کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ انکار کرتے ہیں۔ ہم نے آپؑ کو بطور مسیح اور مہدیؑ مان لیا ہے جبکہ دوسرے ابھی تک آسمان سے مسیح کے نازل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جس نے آنا تھا وہ آچکا۔ اب آسمان سے کوئی نہیں آئے گا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر شخص وفات پاتا ہے: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کہ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم سیدھے راستہ پر ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ ''سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ'' (اخبار البدر جلد 2 نمبر 37۔ 24 نومبر 1905ء)۔

اور دین واحد ''اسلام'' ہے۔ اب یہ آپ واقفین نو کی ڈیوٹی ہے کہ اس پیغام کو پھیلائیں۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچی تعلیم کو پھیلائیں۔ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلا رہی ہے۔ لاکھوں مسلمان ہر سال احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اسلام کا نام آئندہ سالوں میں سورج کی طرح روشن دکھائی دے گا۔

❁... ایک واقف نو خادم نے عرض کیا کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنا بزنس جاری رکھنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں سینٹر کو لکھیں پھر خلیفۃ المسیح فیصلہ کریں گے کہ اجازت دی جائے یا نہ دی جائے۔

❁... ایک خادم نے سوال کیا کہ ہماری اس دنیا کے علاوہ اَور سیاروں میں بھی زندگی ہے تو پھر رسول کریمؐ رحمۃٌ للعالمین سب جہانوں کے لئے کس طرح ہوئے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے رسولوں کے لئے بھی ''عالَمین'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کا ذکر کرکے فرمایا: وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ کہ ہم نے ان سب کو عالمین پر فضیلت عطا کی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: عالَمین سے مراد معلوم عالَمین بھی ہے۔ یعنی انسان کی پہنچ جس جس عالَم تک ہوسکتی ہے اُس عالَم کے لئے آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔ باقی جو دوسرے عالَم ہیں ان تک پیغام پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے کیا طریق رکھا ہے، وہی جانتا ہے۔

❁... ایک نوجوان خادم کے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کو جیب خرچ ملتا ہے تو اس پر وصیت کرلو۔ اگر کچھ نہیں ملتا اور کماتے بھی نہیں ہو تو پھر انتظار کرو۔

❁... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین شہداء کے واقعہ سے قبل کوئی نہ جانتا تھا لیکن اب دنیا جانتی ہے کہ انڈونیشیا میں پاکستان کی طرح انتہا پسند لوگ موجود ہیں۔ اب بہت NGOs نے انڈونیشیا کو اپنی اُن ممالک کی فہرست میں شامل کیا ہے جہاں انسانی حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔ انڈونیشیا کی یہ بُری تصویر وہاں کے ملّاں کی وجہ سے ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب صورتحال کچھ بہتر ہے تاہم مساجد پر حملے ہوتے ہیں۔ لوگ اب انڈونیشیا پر نظر رکھ رہے ہیں کہ وہاں ہیومن رائٹس کے بارہ میں حقوق تلف ہوتے ہیں یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے ملک کے لئے دعا کریں۔ اگر آپ کو اپنے ملک سے محبت ہے کہ وہ ایسا کردار نہ ادا کرے جس سے ساری دنیا میں ملک کی بدنامی ہو۔

❁... ایک واقف نو خادم نے سوال کیا کہ مَیں نے MTA پر ایک پروگرام میں دیکھا ہے کہ مبلغین کامیاب ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی دعا کریں، محنت کریں، کامیاب ہوجائیں گے۔ اگر مبلغ بننے کی خواہش ہے تو جامعہ میں جاؤ۔

❁... ایک واقف نو خادم نے سوال کیا کہ کیا ہم سیاست میں

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)

Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

حصہ لے سکتے ہیں؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایک شہری ہونے کی حیثیت سے لے سکتے ہیں لیکن وقف نو ہونے کی حیثیت سے پہلے جماعت کی خدمت کرو۔ ایک احمدی، احمدی ہونے کی حیثیت سے ملکی سیاست میں اپنا رول ادا کرسکتا ہے۔ لیکن جو واقفین نو ہیں وہ وقف نو کی حیثیت سے جماعت کی خدمت میں آئیں۔

❁ ... ایک واقف نو نے عرض کیا کہ آزادی اور امن میں سے کیا بہتر ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جہاں آزادی ہے وہاں امن بھی ہوگا اور جہاں امن ہے وہاں آزادی بھی ہوگی۔

❁ ... ایک سوال یہ کیا گیا کہ انڈونیشیا میں بعض گروپس اور بعض علاقے آزادی کی طرف آ رہے ہیں۔ لڑائی اور امن برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ معاملہ ہے تو اس کا قانونی طریق ہے۔ اپنی آواز بلند کرنے کے لئے پولیٹیکل راستہ ہے۔ جب خود انڈونیشیا نے آزادی لی تھی تو لڑائی نہیں کی تھی بلکہ اپنی آواز بلند کی تھی۔ غانا نے آزادی حاصل کی تو آواز بلند کی تھی۔ کوئی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح پاکستان اور انڈیا کی آزادی کے لئے بھی کوئی لڑائی نہیں لڑی گئی۔

❁ ... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت کی حیثیت سے ہم قانون کے پابند ہیں اور اپنے وطن کے وفادار ہیں: "حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان" وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ہم کوئی آزادی نہیں مانگتے اور احمدی ہونے کی حیثیت سے ہم کوئی لڑائی نہیں کرسکتے، کیونکہ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب پاکستان میں ہمیں کلمہ پڑھنے، نماز پڑھنے، سلام کہنے سے روکا جاتا ہے۔ لیکن ہم کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، سلام کہتے ہیں قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہیں، دین کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اس بارہ میں ملکی قانون کو Follow نہیں کرتے۔ لیکن باقی قانون کو ہم مانتے ہیں اور Follow کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہم ان لوگوں کے خلاف کوئی ہتھیار نہیں اٹھاتے جو احمدیوں کو مارتے ہیں، شہید کرتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی ہم ایسا قدم نہیں اٹھاتے اور مخالفین کے ظلم کا جواب نہیں دیتے، کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ کیونکہ ہم ملک کے قانون کا احترام کرتے ہیں اور قانون کو مانتے اور قانون سے مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

واقفین نو خدام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بجے تک جاری رہی۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں ملائشیا، سنگاپور، میانمار (برما) انڈیا، بنگلہ دیش، ڈنمارک، دوبئ، تھائی لینڈ، سری لنکا اور انڈونیشیا سے آنے والی فیملیز اور احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مجموعی طور پر 82 فیملیز کے 518 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد ان کی خوشی دیدنی تھی۔ ایک دوسرے سے گلے مل کر خوشی کا اظہار کرتے، ملاقات کا حال بتاتے تو اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتیں۔ بچے اور بچیاں ایک دوسرے کو اپنے قلم اور چاکلیٹ دکھاتے جو حضور انور ازراہ شفقت ان کو عطا فرماتے۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتمارہے ہوتے۔ یہ دن ان کے لئے کسی عید سے کم نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ خوشیاں، یہ برکتیں اور سعادتیں ان کے لئے دائمی بنادے اور یہ قیمتی لمحات ان کی زندگیوں کا سرمایہ بن جائیں۔ آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات پونے نو بجے تک جاری رہا۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

عزیزہ قرۃ العین BTE Hanid آف ملائشیا نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ نصرت جہاں صدیقہ Pontoh آف انڈونیشیا نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ Rasyidah Sahabat آف انڈونیشیا نے نعتیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں عزیزہ عتیقہ مشہود نے "singapore & its Multicultural" کے عنوان پر تقریر کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سیشن کے لحاظ سے تقریر لمبی تھی۔ نیز حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ سنگاپور کی تاریخ پر ایک ڈاکومنٹری تیار کریں جس میں مختلف مقامات کی دلچسپ تصاویر بھی ہوں اور یہاں کے جو تہوار ہیں، خاص دن منائے جاتے ہیں ان کو بھی ڈاکومنٹری میں شامل کریں اور یہ تیار کر کے MTA انٹرنیشنل کے لئے بھجوائیں۔

❁ ... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو سے دریافت فرمایا کہ "وقف نو" کیا ہے؟ بعد ازاں حضور انور نے بتایا کہ یہ ایک عہد ہے، ایک وعدہ ہے جو آپ نے کیا ہے اور اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ محض کوئی ٹائٹل نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو بچیوں کو ہدایت فرمائی کہ سال میں ہر بچی کم از کم چار پانچ خط حضور انور کی خدمت میں ضرور لکھے جو بچی بڑی باقاعدگی کے ساتھ یہ خط لکھے گی تو حضور انور اپنے دستخطوں سے اس کے خط کا جواب بھجوائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ پانچوں نمازیں باقاعدگی سے پڑھیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جماعت انڈونیشیا MTA کے لئے پروگرام کرتی ہے۔ انہیں وقف نو بچوں اور بچیوں کے پروگرام بھی زیادہ تعداد میں کرنے چاہئیں۔

مجلس سوال وجواب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁ ... ایک واقفۂ نو نے سوال کیا کہ جب واقفین نو بچے اور بچیاں بڑے ہو جائیں اور ان کی شادی ہو جائے تو کیا ان کے لئے ضروری ہے کہ شادی کے بعد اپنی ہونے والی اولاد کو بھی وقف کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ لازمی نہیں ہے اور کوئی ایسی پابندی نہیں ہے کہ یہ اپنے بچے بھی وقف نو سکیم میں پیش کریں۔

❁ ... ایک سوال یہ کیا گیا کہ اگر کسی واقف نو کے والدین کا جماعت سے اخراج ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ سمجھا جائے گا کہ اب ان کے بچے بھی وقف نو سکیم سے فارغ ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل ایسا ہی ہے۔ وہ والدین جنہوں نے خود اپنا اچھا نمونہ پیش نہیں کیا تو وہ کس طرح اپنے بچوں کی ایک اچھے احمدی کے طور پر تربیت کرسکتے ہیں۔ ان کے بچے کس طرح ایک اچھے، بہتر ماحول میں پروان چڑھیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر والدین کو معافی مل جاتی ہے تو پھر ان کے واقف نو بچے دوبارہ وقف میں آنے کے لئے حضور انور کو لکھ سکتے ہیں۔ پھر اس بارہ میں حضور انور فیصلہ فرمائیں گے کہ ان کو دوبارہ شامل کرنا ہے یا نہیں۔

❁ ... ایک سوال یہ کیا گیا کہ لسٹ میں تیس (30 پروفیشنز کا ذکر کیا گیا ہے۔ واقفات نو کے لئے ان میں سے کون سے بہتر پروفیشن ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہاں لسٹ تو موجود نہیں ہے۔ تاہم لڑکیوں کے لئے مَیں اس بات کو ترجیح دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر بنیں، کسی زبان میں مہارت حاصل کریں یا ٹیچر، آرکیٹیکٹ اور Historian کے پروفیشن میں جائیں۔ یا ریسرچ میں جائیں۔

❁ ... کیا ایک واقفہ نو بچی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک واقف نو سے ہی شادی کرے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ضروری نہیں ہے لیکن خفیہ طور پر کوئی شادی نہیں ہونی چاہئے۔ واقف نو بچیاں کسی بھی احمدی لڑکے سے شادی کرسکتی ہیں لیکن لڑکا اچھے کردار کا ہونا چاہئے اور اس شادی کے بعد بھی آپ واقفین کی طرح ہی خدمت کریں گی۔

❁ ... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کیا ہم سنگاپور میں کام کرسکتی ہیں یا ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا انتظار کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد خلیفۃ المسیح کو لکھیں اور پھر ہدایت کا انتظار کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنی تعلیم کے دوران ہی خلیفۃ المسیح کو اپنی ترجیحات کے بارہ میں لکھ سکتی ہیں۔

❁ ... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم کس عمر میں یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے وقف نو سکیم کے تحت اپنا وقف جاری رکھنا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب آپ پندرہ سال کی عمر کو پہنچیں تو اپنا وقف فارم پُر کریں اور اپنے سیکرٹری وقف نو کی وساطت سے مرکز کو بھجوائیں اور جب آپ اپنی تعلیم مکمل کر کے فارغ ہوتی ہیں تو پھر بھی اپنے وقف کا عہد کریں اور سینٹر کو اس سے مطلع کریں۔

❁ ... ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ کیا جب ہم اپنی تعلیم مکمل کرلیں تو کیا ہم بطور Civil Servant کام کرسکتے ہیں باوجود اس کے کہ ہم نے اپنے وقف کا فارم پُر کیا ہوا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ از خود اس کی اجازت نہیں ہے۔ کوئی بھی کام کرنے سے قبل خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ خلیفۃ المسیح کی اجازت کے بعد ہی آپ کوئی دوسرا کام کرسکتی ہیں۔

واقفات نو کی یہ کلاس رات پونے دس بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ (جاری)

ہر احمدی دعوت الی اللہ کے لئے سال میں کم از کم دو ہفتے وقف کرے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"دُنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کرلے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔ یہ میں ایک یا دو دفعہ کم از کم اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئے اور پھر نئے میدان بھی مل جاتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئے۔ چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا ہو۔ یا بیلجیم کا ہو یا فرانس کا ہو یا یورپ کے کسی بھی ملک کا ہو یا دُنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے گھانا کا ہو افریقہ میں یا بورکینا فاسو کا ہو، کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو، ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہئے۔ اگر دُنیا کو تباہی سے بچانا ہے ہر ایک کو ذوق وشوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں، اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں اور جیسا کہ میں نے کہا دُنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے یا اسی پہ گزارا نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان تیار کرنا چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر شخص، ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 4۔ جون 2004ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبد القدوس نیاز

098154-09445

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

رشیا، تاجکستان اور قیرغیزستان، بلغاریہ سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقاتیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کی محبتوں، شفقتوں اور دعاؤں سے فیضیاب ہونے والے افراد کی خلافت سے محبت اور اخلاص و وفا کے جذبات کا دلنشیں اور ایمان افروز اظہار۔

... اعلانات نکاح وخطبۂ نکاح۔ ... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ... تقریب آمین

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) (قسط:11)

یکم جولائی بروز سوموار ۲۰۱۳

(قسط: دوم)

رشیا، تاجکستان اور قرغیزستان کے وفود کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں رشیا، تاجکستان اور قرغیزستان سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔

... آشیر علی صاحب صدر جماعت قاشغر (قرغیزستان) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری زندگی کا یہ پہلا موقع ہے کہ قرغیزستان سے نکل کر یورپ کے ملک جرمنی میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی۔ دل میں وہ تمام تر خواہشات اور آنے کی جو غرض تھی، وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوگئیں۔ سب سے بڑی اور اہم بات یہ ہے کہ 2007ء میں بیعت کے بعد سے لے کر اب تک مجھے جماعت کی مسجد میں نماز پڑھنے کا موقع نہیں مل سکا تھا جو کہ یہاں پہلی دفعہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی امامت میں نماز پڑھنے کی توفیق پائی۔ یہ میرے لئے بہت بڑی خوش قسمتی والی بات تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد بتایا کہ یہ میری زندگی کا ناقابلِ فراموش واقعہ ہے۔ حضور انور سے مصافحہ کا بھی شرف حاصل ہوا اور تصویر بنانے کا بھی موقع ملا۔ سب سے اہم بات یہ کہ حضور نے میری وہ تمام خواہشات جن کا میں نے حضور انور سے اظہار کیا، سب قبول فرمائیں۔

موصوف نے کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو پورا ہوتے دیکھ لیا کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ ہم نے یہاں مساجد کا افتتاح دیکھا۔ حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔

موصوف نے بتایا کہ ایک مسجد کے افتتاح کے موقع پر میری زندگی میں پہلی نماز تھی جو میں نے کسی باقاعدہ احمدیہ مسجد میں ادا کی۔

موصوف نے بتایا کہ قرغیزستان میں ہمارے لئے غیروں کی طرف سے کافی مشکلات ہیں۔ حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرے۔

صدر صاحب نے بتایا کہ ان کے ذریعہ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو پچاس بیعتیں ہوچکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ حکمت کے ساتھ اصحاب کہف کی طرح کام کرتے رہیں۔

صدر صاحب نے بتایا کہ چائنا (China) اوئی غُر نسل سے ایک نوجوان آیا تھا۔ اس نے بھی بیعت کی ہے۔ اور جب ہم آرہے تھے تو اس نے اپنے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اسی طرح ایک صاحب طالب جان صاحب نے بیعت کی تھی ان کو والدین نے اور عزیزوں نے گھر سے نکال دیا تھا۔ اب وہ رشیا میں گزارہ کررہے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

صدر صاحب نے بتایا کہ ہمارے اوش کے علاقہ میں وہاں کے مولویوں نے فتویٰ دیا ہے کہ احمدیوں کو اپنے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا تاکہ سب کے لئے عبرت کا نشان ہو۔ صدر صاحب نے بتایا کہ ایک لحاظ سے ہمیں اس فتویٰ پر دکھ اور تکلیف ہے اور دوسرا ہمیں یہ سکون اور اطمینان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ساتھ جو سلوک ہوتا تھا وہی آج ہمارے ساتھ ہورہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی اپنی جگہ کے حصول کے حوالہ سے ہدایات فرمائیں۔

موصوف کے ایک بیٹے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اپنے اس بیٹے کے بارہ میں موصوف نے کہا کہ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے قبول کیا۔ خدا اُسے علم بھی عطا کرے اور تقویٰ بھی عطا کرے۔

... ضمیر بَاخْمَاتُوْ Zamir Bakhmatov صاحب، صدر جماعت کاراکول، قرغیزستان بھی اس وفد کے ممبر تھے۔ موصوف نے بتایا کہ جب سے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے اس وقت سے دل میں بہت ساری خواہشات اور تمناؤں نے جگہ لی ہوئی تھی۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کا جب سوچتا تھا تو اپنے آپ کو یہ کہہ کر کہ یہ خواہشات کبھی پوری نہیں ہوسکتیں، خاموش ہوجاتا تھا۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ذات پر بہت زیادہ یقین بھی تھا اور دن رات ان خواہشات کے پورا ہونے کی دعا بھی کرتا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ نے میری وہ تمام خواہشات اور تمنائیں جن کو بڑی حسرت سے میں دل میں جگہ دیے ہوئے تھا، وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے خلیفہ کی دعاؤں کی وجہ سے پوری ہوئیں۔ مجھے خدا تعالیٰ کی ذات نے میری سوچ سے بھی بڑھ کر دیا اور معجزات دکھائے۔ کبھی کبھی تو مجھے خود کو یقین نہیں آتا کہ یہ حقیقت ہے یا پھر خواب۔ لیکن یہ روزِ روشن کی طرح ایک کھلی حقیقت ہے، جس کو میں چاہوں بھی تو نہیں جھٹلا سکتا کہ مجھ جیسے نالائق اور گنہگار کو خلیفہ وقت سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوگا اور پھر ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنا بھی نصیب ہوگا۔ کبھی ان تمام چیزوں کو میں اخبارات ورسائل میں پڑھا اور ٹیلی ویژن پر دیکھا کرتا تھا۔ آج کے دن یہ سب اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اس وقت دل خدا تعالیٰ کی حمد وشکر سے لبریز تھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے بعد دل میں کوئی خواہش باقی نہیں رہی اور کئی سالوں سے میری بیوی، جو احمدی نہیں ہورہی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی دل کھولا اور اس نے بھی احمدیت کو قبول کرکے اس الٰہی جماعت میں شمولیت اختیار کرلی اور حضور انور کی شفقت و محبت سے بھی حصہ لیا۔ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں اللہ تعالیٰ کا اور اس پیاری جماعت کا شکر ادا کرسکوں۔

... فضل جان صاحب، کاراکول قرغیزستان نے بتایا کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے اور اس کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ حضور انور کی محبت اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے دل بیقرار تھا۔ لیکن حالات و واقعات کے ساتھ معاشی حالات اتنے بہتر نہیں تھے کہ میں جا سکتا۔ بہت دفعہ دل میں خواہش نے جنم لیا لیکن حالات بہتر نہ ہونے کی وجہ سے صرف خدا کے حضور دعا کرکے خاموش ہوجاتا اور یہ سلسلہ چھ سال تک چلتا رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا اور خلیفہ وقت کی اجازت اور جماعت کی محبت میں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنا فضل فرمایا اور مجھے یہ موقع ملا۔ یہاں کا روحانی ماحول اور دوستوں سے ملاقات اور ان کے ساتھ تعارف اور صدر صاحب Koblinz کا تعاون اور پھر مربی حسن طاہر بخاری صاحب کی بے پناہ محبت وتعاون ہم کبھی بھی بھول نہ پائیں گے۔

میرے دل میں حضور انور سے ملاقات کی ایک تڑپ تھی جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوئی اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس سے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے اور پھر خلیفۂ وقت کے بہت قریب رہ کر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے میری ایمانی حالت کو اتنا مضبوط کردیا کہ میری آنکھوں سے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے دو دفعہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج کرنے کا موقع بھی میسر آیا اور وہاں سے آبِ زمزم لانے کا بھی موقع ملا۔ میں نے گزشتہ اٹھارہ سال سے آبِ زمزم سنبھال کے رکھا ہوا تھا کہ جب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات ہوئی تو پیش کروں گا اور آج وہ میری خواہش پوری ہوئی۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرسکوں کہ مجھے خلیفۂ وقت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ انہوں نے یہ آبِ زمزم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا۔

... اُرمت اسماعیلو Urmat Ismailov (کاراکول، قرغیزستان) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں 2011ء کے آخر پر بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوا۔ اس وقت مجھے نماز بھی ٹھیک طرح سے پڑھنی نہیں آتی تھی اور پھر آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ کا بھی تعارف حاصل کیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ میں دین سے بے بہرہ ادھر اُدھر بھٹکتا پھرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے ایک تبلیغی جماعت کے ایک وفد کے ساتھ تبلیغ پر جانے کا موقع ملا۔ دین کو سیکھنے کی بڑی خواہش تھی۔ میں اسی خواہش میں ان کے ساتھ گیا کہ دین کا کچھ نہ کچھ علم سیکھ کر آؤں اور پھر اس میں ترقی کرتا رہوں گا۔ لیکن جب میں تین دن کے لئے تبلیغی جماعت کے ساتھ گیا تو وہاں پر سوائے ان لوگوں کو کھانا پکا کر اور برتن دھو کر دینے کے ایک لفظ بھی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہیں سُن سکا اور خالی ہاتھ واپس لوٹ آیا۔ مجھے اس بات کا بہت زیادہ صدمہ ہوا اور اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی۔ پھر مجھے صدر جماعت کاراکول، قرغیزستان ملے۔ ان کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قبول کرنے کی توفیق ملی اور آج یہاں آکر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ایک وہ وقت تھا جب میں لوگوں کو کھانے پکا کر کھلاتا تھا اور برتن دھو دھو کر دیا کرتا تھا۔ آج وہ وقت ہے کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اس خاکسار کے لئے برتن میں کھانا ڈالنے کے بعد پیش کرتے ہوئے نظر آئے۔ یہ میرے لئے ایک معجزہ سے کم نہیں۔ مجھ جیسے نالائق کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی مضبوطی کے لئے ایسے کئی معجزات دکھائے اور میری آنکھیں آنسوؤں سے نہ تھمتی تھیں۔ زبان اور دل سے خدا تعالیٰ کی حمد وشکر کے کلمات نکلتے رہے۔ تمام تر جلسہ کا انتظام بہت ہی اعلیٰ تھا۔ کھانے کا نظام بھی بہت اچھا تھا، بہت لذیذ کھانوں سے ہماری تواضع کی گئی۔ لوگوں کا آپس میں پیار ومحبت بہت عظیم اور دیکھنے کے قابل تھا۔ آپس میں بھائی چارہ کا اعلیٰ نمونہ، سلام کا رواج، ایک دوسرے سے ملاقات کے بعد حال احوال دریافت کرنا معمول تھا جس نے میرے دل میں گھر کرلیا۔ میں یہ لمحات کبھی بھی نہیں بھول سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ حضور انور سے میری ملاقات تو میرے لئے الگ دنیا سے کم نہ تھی۔ حضور انور نے جب تصویر اتروانے کے لئے میرے ہاتھوں میں ہاتھ دیے تو جیسے میری دنیا ہی بدل گئی اور دل ودماغ نور سے بھرنا شروع ہوگیا۔

... وفد کی ایک خاتون ممبر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ حضور انور کی تقاریر سے بہت علم حاصل کیا ہے۔ میرا دوسروں سے تعارف بڑھا ہے۔ جلسہ کی انتظامیہ نے ہمارا بہت خیال رکھا ہے۔ میں اس کو بھول نہیں سکتی۔ آپ ہمیشہ ترقی کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت دے اور حضور ہمارے لئے اور قرغیزستان کی ترقی کے لئے دعا کریں۔

تاجکستان سے مبلغ سلسلہ سرفراز احمد باجوہ صاحب آئے ہوئے تھے۔

رشیا سے ایک مخلص احمدی دوست Yuldus Khaliullin صاحب بھی آئے تھے۔ موصوف نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے بارہ میں بعض کتب لکھی ہیں اور

مختلف ممالک میں ان کتب کو شائع کر کے پھیلا رہے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے بعض امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

وفد کی یہ ملاقات دو بجے تک جاری رہی۔ آخر پر سب ممبران وفد نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تیرہ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں کچھ نکاح کے اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی لڑکے اور لڑکی کا ایک معاہدہ ہے اور bond ہے جس کو پورا کرنے کی ہر ایک نئے قائم ہونے والے جوڑے کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اور سچائی پر رکھی ہے۔ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کی عزت و احترام پر رکھی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ دنیا ہی سب کچھ تمہاری نظر میں نہ ہو بلکہ یہ دیکھو کہ اس زندگی کے بعد کی جو اگلی زندگی ہے اس کے لئے تم نے کیا سامان کئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر خدا کا خوف ہو تو یہ رشتے جو قائم ہوتے ہیں اور یہ معاہدے جو ہوتے ہیں ان کو نبھانے کی کوشش بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ہوتی ہے اور پھر توفیق بھی ملتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپس میں ایسے تعلقات نہ رہ سکیں جو رشتہ کو نبھانے والے ہیں تو بے شک یہ طلاق یا خلع جائز ہیں لیکن یہ انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے۔ باوجود اجازت کے یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو پسند یہی ہے کہ جب رشتے ایک دفعہ قائم ہوں تو اس کو نبھانے کی کوشش ہو۔ اس کے لئے اپنی حالتوں کو درست کرنے کی کوشش ہو۔ ایک دوسرے کا احترام اور عزت دلوں میں پیدا ہو اور صرف آپس میں نہیں بلکہ دو خاندان جو اس رشتہ کی وجہ سے ایک دوسرے تعلق میں منسلک ہو رہے ہوتے ہیں ان خاندانوں میں بھی آپس میں اعتماد اور محبت کی فضا قائم ہونی چاہئے۔ اللہ کرے کہ آج جو یہ رشتے قائم ہو رہے ہیں جن کا میں ابھی اعلان کروں گا ان میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپس میں تعلقات بنانے کی طرف توجہ ہو اور اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ یہ ان تعلقات کو تا حیات نبھانے والے ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

۱۔ عزیزہ فائقہ ارشد صاحبہ بنت مکرم راشد احمد خان صاحب کا نکاح عزیزم اسامہ احمد صاحب ولد مکرم تفہیم احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۲۔ عزیزہ فائزہ مارتھا گڈٹ صاحبہ بنت مکرم راشد گڈٹ صاحب کا نکاح عزیزم رواح الدین عارف خانصاحب ولد مکرم فلاح الدین خانصاحب کے ساتھ طے پایا۔

۳۔ عزیزہ فریحہ خان صاحبہ بنت مکرم رفیع احمد خان صاحب کا نکاح عزیزم سعادت احمد صاحب ولد مکرم بشارت احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۴۔ عزیزہ نادیہ احمد صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب کا نکاح عزیزم طارق کمال چوہدری صاحب ولد مکرم نور الدین چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۵۔ عزیزہ صبا شاہین رانا صاحبہ بنت مکرم رانا ضیاء الدین صاحب کا نکاح عزیزم جانی عبداللہ صاحب ولد مکرم نیاز سیفا صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۶۔ عزیزہ عنبرین بشریٰ احمد صاحبہ بنت مکرم امجد پرویز صاحب کا نکاح عزیزم طلحہ علی احمد صاحب ولد مکرم نصیر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۷۔ عزیزہ کومل اقبال صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال صاحب کا نکاح عزیزم عظمت احمد صاحب ولد مکرم ابرار مبشر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۸۔ عزیزہ حمدیٰ سوسن قمر صاحبہ بنت مکرم صلاح الدین قمر صاحب کا نکاح عزیزم عتیق احمد صاحب ولد مکرم شریف احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۹۔ عزیزہ عمارہ سجاد صاحبہ بنت مکرم نعمت اللہ چیمہ صاحب کا نکاح عزیزم طیب سجاد احمد صاحب ولد مکرم چوہدری سجاد حیدر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۱۰۔ عزیزہ فرح اعجاز صاحبہ بنت مکرم اعجاز احمد بٹ صاحب کا نکاح عزیزم منور احمد خان صاحب ولد مکرم آصف خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۱۱۔ عزیزہ سمیرا چیمہ صاحبہ بنت مکرم نجیب اللہ چیمہ صاحب کا نکاح عزیزم نسیم الدین خان صاحب ولد مکرم سلیم الدین صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۱۲۔ عزیزہ عظمیٰ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد اختر صاحب کا نکاح عزیزم محمد عرفان جنجوعہ صاحب ولد مکرم رفیق احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ Köln, Leipzig, Usingen, Augsburg, Darmstadt, Bad Soden, Maintal, Offenbach, Bocholt, Bruchsal, Neuwied, Schwetzingen, Bad Kreuznach, Nidda اور Wiesbaden کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 206 افراد اور 46 سنگل افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بیس بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کریمہ سنی اور دعا کروائی۔

عزیزہ راہبہ وڑائچ، ماہرہ جاوید، عطیہ مسکان، بارعہ خان، نیہا اعوان، فائزہ شفقت، شافیہ عامر، منیہا رحمن رانا، سائرہ منہاس، ندا لودھی خالد، مائرہ احسان، علیشاہ احمد، علیشاہ اکرام، عاطفہ احمد، دانیہ احمد، مائرہ راجہ، صوفیہ محموعد، عزیزہ غزالہ ملک، عزیزہ انوشہ احمد، عزیزہ شافیہ سید۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

2 جولائی بروز منگل 2013ء

(قسط: اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر بیس منٹ پر تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن نے دفتری ملاقات کی اور بعض معاملات پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات حاصل کیں۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے شعبہ جائیداد کے ممبران کے ساتھ دفتری ملاقات کی اور بعض امور میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات حاصل کیں۔

بلغاریہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

اس کے بعد بارہ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق ملک بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بلغاریہ سے 80 افراد پر مشتمل وفد نے شرکت کی توفیق پائی۔ اس وفد میں 25 احمدی احباب کے علاوہ 55 غیر مسلم عیسائی اور غیر از جماعت مسلمان احباب شامل تھے اور ان میں زیادہ تعداد ایسے احباب کی تھی جو پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ وفد میں وکلاء، اساتذہ، بزنس مین اور عام طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

50 سے زائد افراد بذریعہ بس تقریباً 30 گھنٹے کا طویل سفر کر کے جرمنی پہنچے اور باقی افراد بذریعہ ہوائی جہاز اور بذریعہ ٹرین تشریف لائے۔ اس کے علاوہ جرمنی میں مقیم بلغارین احباب میں سے بھی 15 افراد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق پائی۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وفد کے ممبران نے تینوں دن جلسہ کی کارروائی بڑے شوق اور انہماک سے سنی۔ تمام کارروائی کا رواں ترجمہ بلغارین زبان میں ہوتا رہا۔

تمام ممبران نے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کو بڑی دلچسپی سے سنا۔ خاص طور پر جرمن احباب کے ساتھ حضور انور کے خطاب پر بھی بلغارین وفد کی حاضری بھرپور تھی۔ اسی طرح بیعت کی تقریب میں بھی شامل ہوئے۔

یہ سبھی مہمان اس وقت کا بڑی شدت سے انتظار کرتے ہیں جب انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل ہونا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر سبھی احباب نے کھڑے ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے جلسہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ جس پر تمام مہمانوں نے جلسہ کے انتظامات کی تعریف کی اور کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں مہمانوں کو سنبھالنا اور ہر ایک کی ضروریات کا خیال رکھنا معجزہ سے کم نہیں۔ بچوں کو پانی پلاتے ہوئے دیکھ کر بہت حیرانی ہوتی تھی۔ تمام لوگ ایک دوسرے سے خوش ہو کر ملتے تھے۔ یہاں اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا۔

ہوائی جہاز کے ذریعہ آنے والے مہمانوں نے بھی کہا کہ ایئرپورٹ سے لے کر یہاں تک ہمیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ جس طرح ہمارا خیال رکھا گیا ہم اس پر جماعت کے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے شکر گزار ہیں۔

❁... ایک دوست نے کہا کہ میں روس میں بھی رہا ہوں اور دیگر کئی ممالک میں گیا ہوں لیکن جب یہاں آکر میں آپ لوگوں سے ملا ہوں تو اس کے بعد احساس ہوتا ہے کہ آپ جیسے لوگ ساری دنیا میں نہیں ہیں۔ آپ بہت پیار اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ کہتے ہوئے وہ روتے جا رہے تھے۔

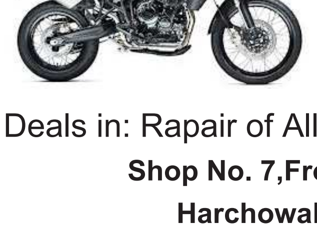
Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

❁...ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دوران ملاقات ''میرا باپ'' کہہ کر پکارا۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ کسی مقدس ہستی کو دیکھا ہے۔ میں عیسائی ہوں مجھے اپنے مذہبی راہنما سے بھی ملاقات کی توفیق نہیں ملی۔ لیکن یہاں آکر جب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے بیٹھا تو مجھے انتہائی سکون ملا۔ جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی گود میں آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے حضور کو ملاقات کے دوران باپ کہہ کر پکارا تھا۔

❁...ایک دوست جو کہ وکیل ہیں اور مذہباً عیسائی ہیں چار پانچ سال سے لگاتار جلسہ سالانہ جرمنی میں شریک ہو رہے ہیں لیکن پچھلے سال ذاتی مصروفیت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے تھے۔ گزشتہ سال بلغاریہ سے آئے ہوئے وفد سے ملاقات کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا کہ وہ جو بہت سوالات کرتے ہیں کیا وہ اس دفعہ نہیں آئے۔ تو عرض کیا گیا کہ وہ اس دفعہ شرکت نہیں کر سکے۔

جلسہ کے بعد واپس جا کر جب یہ بات ان وکیل صاحب کو بتائی کہ آپ کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا تھا۔ تو کہنے لگے اگلے سال جو بھی ہو میں جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہوں گا۔ کہنے لگے کہ کروڑوں لوگوں سے خلیفہ وقت کا رابطہ ہے۔ اس کے باوجود اس طرح ایک ایک شخص کا خیال رکھنا، یہ صرف اللہ کی مدد سے ہی ہوسکتا ہے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں۔ چنانچہ انہوں نے چھٹیاں حاصل کیں اور اس مرتبہ جلسہ میں شریک ہوئے۔

❁...ایک مہمان عیسائی عورت جو کہ سکول ٹیچر ہیں انہوں نے بتایا کہ یہاں جلسہ کے انتظامات دیکھ کر بہت حیران ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات نے گہرا اثر کیا ہے۔ اللہ کرے کہ بلغاریہ کے تمام لوگ آپ کے پیچھے چلیں۔ ہم بلغاریہ میں بہت مشکل زندگی گزار رہے ہیں۔ اور آپ کے پیچھے چلنے میں ہمارے لئے امن اور سکون ہے۔

موصوفہ نے 3 سال قبل ایک خواب دیکھی تھی کہ میرے دائیں بائیں دو بزرگ شخصیات پگڑی پہنے بیٹھی ہیں۔ جب میرا تعارف افراد جماعتِ احمدیہ سے ہوا تو میں نے جب تصاویر دیکھیں تو حیران رہ گئی کہ دائیں طرف والے بزرگ بانیٔ جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اور بائیں طرف والے بزرگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اس پر مجھے اسلام احمدیت میں دلچسپی بڑھی اور میں نے جماعت کے بارہ میں ریسرچ شروع کی۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت بھی اسی غرض سے ہے۔

ملاقات کے دوران موصوفہ نے کہا کہ آپ بھی نیک کام کرتے ہیں۔ میں بھی بچوں کی تربیت کرتی ہوں اور نیک کام کرتی ہوں۔ کیا میں اپنے آپ کو آپ کا حصہ سمجھ سکتی ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا رب العالمین ہے۔ خدا مسلمانوں کا رب ہے، عیسائیوں کا رب ہے اور ہندوؤں کا بھی رب ہے۔ ہم سب کو ایک ہو کر انسانیت کی تعلیم دینی چاہئے۔ اچھائیوں اور نیکیوں کے قیام کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی دعویٰ نبوت سے قبل حلف الفضول معاہدہ میں شامل تھے۔ اور وہ معاہدہ یہ تھا کہ ہم سب مل کر مظلوم کی مدد کریں گے اور غریب و مظلوم کو اس کا حق دلوائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد فرمایا کہ اب بھی اگر کوئی شخص خواہ اس کا کسی مذہب سے تعلق ہو مجھے حلف الفضول معاہدہ کی طرف بلائے گا تو میں ضرور اس میں شامل ہوں گا اور دوسروں کے ساتھ مل کر غریبوں اور مظلوموں کی حمایت کیلئے کام کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر بحیثیت جماعت ہماری تعلیم کو اچھا سمجھتی ہیں اور طلباء کو پڑھاتی بھی ہیں تو یہ ان کی پاک فطرت ہے۔ مجھے امید ہے کہ ایک دن انشاء اللہ العزیز جماعتی نظام میں شامل ہوں گی۔

❁...اس کے بعد ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ یہاں آئی ہوں۔ یہاں ہر آدمی ہم سے مسکراتے ہوئے ملا ہے۔ ہمارا اچھا خیال رکھا ہے۔ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

❁...اسی طرح ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں بھی پہلی دفعہ آئی ہوں۔ ایئر پورٹ سے لے کر اب تک اتنا پرجوش استقبال ہوا ہے اور خدمت کی ہے کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایسا ہوسکتا ہے۔ میں سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

❁...ایک خاتون نے کہا کہ میں یہ دیکھنے آئی تھی کہ جو باتیں بتائی جاتی ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں؟ یہاں آکر دیکھا ہے کہ سب کچھ سچ ہے۔ ایک حیران کن نظام ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضور جیسے عظیم انسان چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی تربیت کر رہے ہیں۔ میں اس پر بہت حیران ہوئی ہوں۔ میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔ حضور انور کی تقاریر نے بہت اثر کیا ہے۔ میں واپس جا کر بتاؤں گی کہ یہ یہ باتیں ہمیں جلسہ سے ملی ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ حضور انور ہمارے لئے دعا کریں کہ جس طرح یہاں ہو رہا ہے ہم وہاں بلغاریہ میں بھی کریں۔

❁...ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل کر بہت خوش ہوں۔ ہر دفعہ جب آتا ہوں تو انتظامات دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہوں۔ 30 ہزار افراد کا کھانا، ٹرانسپورٹ، سونے کا انتظام یہ سب ایک معجزہ ہے۔ حفاظتی انتظامات سے بھی بہت متاثر ہوا ہوں۔ حفاظتی نقطۂ نگاہ سے بہت اچھا انتظام تھا۔

موصوف نے بتایا کہ ہر سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بہت پیارے انداز میں مخاطب ہوتے ہیں۔ حضور انور کے الفاظ ہمارے دلوں میں اترتے ہیں اور اثر کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ وہ بلغاریہ کے متعلق بتانا چاہتے ہیں کہ وہاں حالات بڑے مشکل ہیں۔ بلغاریہ میں مفتی کی وجہ سے دوسرے مسلمان طاقت میں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر اس شخص سے ملک کی جان چھڑائے جو ملک کے لئے فائدہ مند ہونے کی بجائے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ مسلمان جو مذہب کے نام پر ظلم کر رہے ہیں اور زیادتیاں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے دوسرے مسلمانوں کو بچائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم احمدی مسلمانوں کو تکلیف اس وجہ سے زیادہ ہوتی ہے کہ وہ رحمۃ للعالمین کے نام پر ظلم و تشدد کرتے ہیں۔ ظلم و تشدد کی فضا اپنے ماحول میں قائم کی ہوئی ہے۔

موصوف نے کہا کہ میں جس شہر میں رہتا ہوں وہاں مسجد تھی اور مولوی تھا لیکن کوئی بھی مسجد میں نہیں آتا تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہی حال ہے۔ ان مولویوں کو تو صرف منبر چاہئے اور کچھ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جس کو اسلام کا درد ہے اس کا انکار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جس کو دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے اس کو بجائے قبول کرنے کے اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور اس کے پیغام کے پھیلنے میں روکیں ڈال رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ کے حالات ٹھیک کرے اور بہتر کرے۔

❁...اس کے بعد ایک بچے نے کہا کہ میں حضور کا باڈی گارڈ بننا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سکول میں پڑھائی کرو۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس قابل بنائے کہ آپ بہت بڑے سکالر اور سائنسدان بنیں۔

❁...ایک دوست نے عرض کیا کہ اگر کہیں اطمینان اور سکون ملا ہے تو وہ یہیں ملا ہے۔ حضور انور کی پر حکمت باتیں دلوں پر اثر کرتی ہیں۔

آپ کے بارے میں جو سنا ہے وہ حقیقت میں بھی دیکھ لیا ہے۔ اپنی نسلوں کو بتاؤں گا کہ اگر اخوت و محبت اور پیار سے رہنا ہے تو احمدی ہو جاؤ۔ احمدیوں کی اخوت و محبت ایک مثال ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے آپ کے چہرے کے تاثرات سے نظر آرہا تھا کہ آپ کی آواز دل سے نکل رہی ہے۔ الفاظ خواہ کچھ بھی ہوں۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ ایک فیملی بلغاریہ سے یہاں نہیں آسکی۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام عرض کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اور ان کی دعا کی درخواست پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁...ایک احمدی دوست ATANAS صاحب نے کہا کہ میں دس سال قبل جلسہ پر حاضر ہوا تھا بعد میں میری شادی ہوگئی۔ میری بیوی کی یہ دوسری شادی تھی۔ ہماری اولاد نہیں ہو رہی تھی۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی میں شریک ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اولاد کیلئے دعا کی درخواست کی۔ الحمدللہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور جلسہ کی برکات سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اولاد کی نعمت سے نوازا ہے۔ میں اپنے دونوں بچوں (بڑی بیٹی اور چھوٹا بیٹا ہے) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنے حاضر ہوا ہوں تا کہ حضور انور کو دکھا دوں کہ یہ دونوں حضور انور کی دعا سے حاصل ہوئے ہیں۔ حضور انور کی دعائیں ہر جگہ قبول ہوتی ہیں۔ انسان جہاں بھی ہو، جس جگہ بھی ہو حضور انور کی دعاؤں کا وارث بنتا ہے۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں ان دونوں بچوں کیلئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ اور پین عطا فرمائے۔ مرد حضرات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف مصافحہ سے نوازا اور آخر پر گروپ فوٹو ہوئے۔ اس طرح تقریباً 50 منٹ جاری رہنے والی یہ ملاقات اختتام پذیر ہوئی۔ ملاقات کے بعد احباب اپنی خوش قسمتی پر بہت خوش تھے اور بار بار اس خوشی کا اظہار کر رہے تھے اور شکر ادا کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہماری زندگی کے خوشگوار لمحات نصیب فرمائے۔ نیز کہتے کہ جو روحانی ماحول ہمیں یہاں ملا اس کا تذکرہ ہم واپس جا کر اپنے ماحول اور اپنی اولادوں سے کریں گے تا کہ وہ بھی اس سے فائدہ اٹھانے والے بنیں۔

❁...**امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں بلغاریہ کے دو صحافی جن کا تعلق نیشنل ٹیلی ویژن سے ہے مع اپنی فیملیز شریک** ہوئے۔ یہ دونوں صحافی 2009ء کے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کر چکے ہیں اور انہوں نے جلسہ کے بعد جماعت کے حق میں ایک ڈاکومنٹری بنا کر بلغاریہ کے نیشنل ٹی وی پر بھی دکھائی تھی۔ اس ڈاکومنٹری میں جماعت کا تعارف اور مختلف احباب کے انٹرویوز اور جلسہ سالانہ کے مختلف مناظر دکھائے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے جماعت کا تعارف وسیع پیمانے پر ہوا تھا۔

انہوں نے امسال بھی جلسہ کے دوران ویڈیو بنائی اور مختلف احباب کے انٹرویوز کئے۔ جلسہ سے واپسی پر مؤرخہ 6 جولائی 2013ء کی صبح کی نشریات ''جاگو'' میں جماعت کے تعارف پر مشتمل ڈاکومنٹری پیش کی۔ اس میں جماعت کا تعارف، جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کو دکھایا جاتا رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ آمد اور تقاریر کی جھلکیاں اور انٹرویوز بلغارین زبان میں ترجمہ کر کے پیش کئے۔ اس میں انہوں نے جلسہ کی غرض و غایت اور جماعت کا تعارف کروایا اور آخر پر ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا ذکر کیا۔ الحمدللہ اس سے تقریباً 3 ملین احباب تک جماعت کا پیغام پہنچا ہے۔

بلغاریہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۱ر اکتوبر ۲۰۱۳ء)

(باقی آئندہ)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ملکی رپورٹیں

احمدیہ مسلم مشن دہلی کی تیسری منزل کا سنگ بنیاد

مکرم ٹی شفیق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی نے اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۱۷/اکتوبر ۲۰۱۳ء کو جماعت احمدیہ دہلی کے مشن ہاؤس کی تیسری منزل کی تعمیر نو کے لئے سنگ بنیاد رکھنے کی دعائیہ تقریب عمل میں آئی۔ جس میں سب سے پہلے محترم فاتح احمد خان صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک نے بعدہٗ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ناظر نشر واشاعت وصدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم ٹی شفیق احمد صاحب ضلعی امیر دہلی نیز قادیان اور دہلی ومتعلقہ جماعتوں کے موجود (۱۴) عہدیداران نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ آخر پر محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک نے اجتماعی دُعا کروائی اور احباب میں خوشی کے اس موقع پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

فضل عمر پریس قادیان میں ٹوکلر مشین کا افتتاح

قادیان ۲۶ اکتوبر بعد نماز عصر شام پانچ بجے فضل عمر پریس قادیان میں نئی ٹوکلر پرنٹنگ مشین کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی اس تقریب کی صدارت مہمان خصوصی محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک نے کی۔ تقریب میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب وامیر مقامی قادیان صدر انجمن احمدیہ قادیان، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید کے ناظر صاحبان، ناظمین اور افسران صیغہ بھی موجود تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے احمدیہ پریس کی تاریخ اور اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قادیان میں سب سے پہلا پریس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں ۱۸۹۳ء میں گول کمرہ میں نصب ہوا تھا۔ جب حضورؑ نے آئینہ کمالات اسلام کی تصنیف کا ارادہ فرمایا تو شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس امرتسر سے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنا پریس قادیان لے آئیں، چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں وہ اپنا پریس قادیان لے آئے اور گول کمرہ میں اس کی تنصیب عمل میں آئی۔ ابتداء میں حضرت اقدس خود ہی براہ راست طباعت کی نگرانی فرماتے تھے۔ اس کے بعد آپ کے خادم مرزا اسماعیل بیگ صاحب اور ان کے اعزہ نگرانی کرتے تھے۔ پارٹیشن سے قبل قادیان میں بھی پرنٹنگ پریسوں کی تنصیب ہوئی جن میں ضیاء الاسلام پریس، انوار احمدیہ پریس، فاروق پریس، اللہ بخش سٹیم پریس قابل ذکر ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد قادیان کی تمام پرنٹنگ پریس بند ہوگئیں اور ملکی نامساعد حالات کی بناء پر کئی سال تک پرنٹنگ پریس جاری نہ ہوسکی اس عرصہ میں اخبار بدر امرتسر کی راما آرٹ پریس سے شائع کروایا جاتا تھا۔ کچھ عرصہ جالندھر سے بھی طبع کروایا گیا۔

۱۹۷۶ء میں ایک چھوٹی ہینڈ فیڈ پرنٹنگ پریس فضل عمر پریس قادیان میں لگائی گئی اور اس پر اخبار بدر و دیگر چھوٹی کتب واشتہار جلسہ سالانہ شائع ہونے شروع ہوئے۔ ۲۰۰۴ء میں سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے پہلی آفسیٹ پریس فضل عمر پریس میں لگائی گئی۔ الحمد للہ حضور انور کی شفقت اور خاص دعاؤں کے طفیل فضل عمر پریس میں ہی آج پری پریس، پریس و پوسٹ پریس کے تمام کام پریس کے عملہ کو کرنے کی توفیق مل رہی ہے اب تک کئی لاکھ کتب شائع ہوچکی ہیں اور کئی نئی مشینوں کی تنصیب ہوچکی ہے۔ الحمد للہ پریس ترقی کی طرف گامزن ہے۔ خاکسار کے اس تعارفی خطاب کے بعد امیر صاحب مقامی نے خطاب فرمایا اور محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک نے دُعا فرمائی۔ اور تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس نئی مشین کی تنصیب جماعت کے حق میں بہتر ثابت فرمائے۔ آمین۔

(منیر احمد حافظ آبادی صدر مینجمنٹ فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

جب ہماری نظر دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو کھول کر اس طرح پیش فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھو، کامل بندے خدا تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ۔ (النور: ۳۸)

جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اس بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ، جو یہ سوچ بھی رکھتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں بھی گزارتے ہیں۔ اگر یہ نہیں ہے تو نہ ہماری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت ہمیں کچھ فائدہ دے گی، نہ ہمارا مسجدیں بنانا ہمیں فائدہ دے گا۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے۔ تو یہ جلسہ بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے کہ یہ جلسہ بھی کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ پس اس جلسہ میں آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، دین کا علم حاصل کرنا، روحانی فیض اُٹھانا ہے۔ پس یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس مسجد کے بننے کے ساتھ آپ میں پہلے سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کی عملی حالت دیکھ کر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ اس لئے اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

تبلیغ کے بارے میں بھی میں ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کو خاص توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہاں بھی صرف اپنے روایتی طریقِ تبلیغ جو ہے، اُسی پر انحصار نہ کریں اور بیٹھ نہ جائیں کہ بس ہم نے جو کر رہے ہیں وہ کافی ہے ہمارے لئے، بلکہ تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں، نئے نئے طریق تلاش کریں۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔ اب موری زبان میں جو قرآنِ کریم کا ترجمہ ہوا ہے، اس نے بھی جماعت کا ایک تعارف کروایا ہے۔ اُن کے اپنی زبان کے ٹی وی نے بھی اور ریڈیو نے بھی اُس کو اچھی کورتج دی ہے۔ دو دن پہلے جو فنکشن ہوا۔ تو مسجد کے افتتاح سے مزید تعارف ہوگا۔

پس یہ تمام انتظامات جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اگر ہم ان کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ پس آج جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی اسلام کا تعارف کروائیں۔ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں اُن کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 14 Nov 2013 IssueNo.46

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

مسجد کا حق ادا کرنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہ حق نمازوں کی بروقت ادائیگی سے ادا ہوگا۔

مسجد بیت المقیت نیوزی لینڈ کا شاندار افتتاح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم نومبر 2013 بمقام مسجد بہت المقیت نیوزی لینڈ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ○

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ○

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ○ (النور 37.39)

یعنی ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح وشام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ تا کہ اللہ اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے اُنہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو باقاعدہ اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ نیوزی لینڈ کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ کل 400 افراد چھوٹے بڑے ملا کر ہیں۔ لیکن مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی اور خوبصورت بنائی ہے۔ اور جماعت کی موجودہ تعداد سے زیادہ کی گنجائش اس میں ہے۔ اس مسجد پر کل مسجد، ہال اور دوسری چیزیں ملا کے ساڑھے تین اعشاریہ ساڑھے تین ملین کے قریب خرچ ہوا ہے۔ جس میں 3.1 ملین مسجد پر خرچ ہوا، اور باقی کچن اور باقی Renovation پر۔

نیوزی لینڈ میں جو اس وقت جماعت کی تعداد ہے اس میں ساٹھ فیصد (60% فیصد) سے اُوپر فجی سے آئے ہوئے یہاں لوگ ہیں اور تقریباً 23 فیصد پاکستانی مہاجر ہیں اور باقی دوسری قومیں ہیں گو یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن متفرق قوموں کے لوگ ہیں مگر اخلاص ووفا میں ہر ایک، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ظاہری اخلاص اور وقتی طور پر چاہے وہ وقت کی قربانی ہو یا مال کی قربانی ہو، ایک حقیقی مومن کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قدم مارنا، اور تقوٰی پر چلنا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا یہ ایک حقیقی مومن کی شان ہے، اور شان ہونی چاہئے۔ اور مقصدِ پیدائش کے بارے میں خدا تعالیٰ نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے اُسے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’اگرچہ مختلف طبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے (یعنی اگر اتنی سمجھ بوجھ نہ ہو یا ہمت چھوٹی ہو) اس کی وجہ سے مختلف قسم کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس فرمایا کہ اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔‘‘

پس یہ ہمیں جو (متقی) خوشحالی (میں بھی) اور تنگ دستی میں (بھی) (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔‘‘ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آکر وقتی جوش اور جذبے کے تحت بعض قربانیاں کر لینا ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور عبادت کے معیار اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ یہ علم ہو کہ خدا تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے اور میرے ہر قول اور ہر فعل کو دیکھ رہا ہے اور نہ صرف ظاہری طور پر دیکھ رہا ہے بلکہ میرے دل کی گہرائی تک اس کی نظر ہے۔

سیدنا حضور انور نے احباب جماعت کو مسجد کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد آپ کو یاد دلاتا رہے کہ ہم نے مال اور وقت کو قربان کرنے کے بعد جو مسجد بنائی ہے اِس کا حق بھی ہم نے ادا کرنا ہے اور دوسرا یہ کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد اردگرد کے ماحول کے لئے بھی قابلِ توجہ ہوتا ہے۔ اور اس سے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ لوگوں کی اس طرف توجہ پیدا ہوگی اور اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنے کی تلاش میں لوگ یہاں آئیں گے یا ویسے تجسس میں آئیں گے۔ یہ لوگ کیسے ہیں، کیسے مسلمان ہیں؟ ابھی تک میں نے یہی دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور اس تعارف کی وجہ سے پھر اس مسجد کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو یہاں رہنے والے لوگ ہیں وہ اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ افرادِ جماعت کو اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ ہم نے یہ حق ادا کرنا ہے۔ مسجد کا حق کیا ہے؟ سب سے پہلا حق تو یہی ہے کہ تمہاری تجارتیں، تمہارے کاروبار، تمہاری مصروفیات تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دُور کرنے والی نہ ہوں بلکہ نمازوں اور ذکر کی طرف یہ تجارتیں بھی تمہیں توجہ دلانے والی ہوں۔ جب حیّ علی الصلوٰۃ کی آواز آئے کہ اے لوگو! نماز کی طرف آؤ۔ تو کاروبار بھول جاؤ، سب تجارتیں بھول جاؤ اور مسجد کی طرف دوڑو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، اپنے اموال کے تزکیہ کے لئے، اس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانیاں دو۔ میں اکثر کہتا رہتا ہوں اور جماعت کی تاریخ بھی ہمیں یہی بتاتی ہے افرادِ جماعت کا رویہ بھی ہمیں یہی بتاتا ہے کہ مالی قربانیوں میں تو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھی ہوئی ہے، بڑھ رہی ہے اور اس طرف توجہ بھی رہتی ہے لیکن نمازوں کے قیام کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی ابھی بہت ضرورت ہے پس اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ مسجد کو آباد کریں۔ قیامِ نماز اسی وقت حقیقی رنگ میں ہوتا ہے جب باجماعت نمازیں ادا کی جائیں اور مسجد کی تعمیر کی یہی غرض ہے کہ یہاں باجماعت نماز ادا ہو۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ جیسا کہ میں نے کہا کروڑوں کا کاروبار کرتے تھے لیکن کبھی اپنی عبادتوں کو نہیں بھولے۔ کبھی ذکرِ الٰہی کو نہیں بھولے، کبھی اللہ تعالیٰ کا خوف ان کو نہیں بھولا۔

پس ہم جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا اظہار کرتے ہیں، یہ تبدیلیاں اُس وقت فائدہ مند اور ہمیشہ رہنے والی ہوں گی جب حقیقی رنگ میں ہوں۔ صرف ہمارے مونہوں کی باتیں نہ ہوں، صرف زبانی اقرار نہ ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ پاک تبدیلیاں حقیقت میں تم پیدا کرلو، تقوٰی پر قدم مارنے والے بن جاؤ، تمہاری نمازیں بھی وقت پر ہوں اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوں اور تمہارے دوسرے اعمال بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا پانے والے ہوں گے۔ تمہیں دنیاوی رزق بھی ملے گا اور روحانی رزق بھی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ دنیا کے کام نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں بھولنی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ تم دنیاوی کاروباروں کی وجہ سے اپنی نمازیں بھی ضائع کردو اور اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اگر ایسا ہے کہ تم نمازیں بھول رہے ہو، دنیا میں ڈوبے ہوئے ہو، تو پھر تمہارے میں اور غیر میں کیا فرق ہے۔ کیا فائدہ ہے اس بیعت کا؟

پس اس فرق کو واضح کر کے بتانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل سمجھتے ہیں تو یہ واضح کرنا ہوگا اور یہ واضح اُس وقت ہوگا جب ہم اپنے ہر عمل اور قول کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالیں گے، جب ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا،

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان